SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday February 16, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا وَّ
عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ٨ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ٩
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَدْ
اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ١٠ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ
وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا
اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا

ترجمہ:- اور بہت سی بستیاں ہو گزری ہیں جن کے رہنے والوں نے اپنے پروردگار
اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرتابی کی تو ہم نے بڑی سختی سے ان کے اعمال کا حساب لیا
اور ان کو بڑی بری سزا دی تو انہوں نے اپنے اعمال کی سزا کا مزا چکھا اور ان کا انجام کار

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday February 16, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا وَّ

عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ٨ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ٩

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ قَدْ

اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ١٠ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ

وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۗ

اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا

ترجمہ:۔ اور بہت سی بستیاں ہو گزری ہیں جن کے رہنے والوں نے اپنے پروردگار
اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرتابی کی تو ہم نے بڑی سختی سے ان کے اعمال کا حساب لیا
اور ان کو بڑی بری سزا دی تو انہوں نے اپنے اعمال کی سزا کا مزا چکھا اور ان کا انجام کار

گھٹا ٹاپ ہی گھاٹا ہوا۔ ان لوگوں کے لیے خدا نے قیامت کا عذاب سخت اور بھی تیار کر رکھا ہے تو اے عقل والو جو ایمان لا چکے ہو۔ اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہو۔ خدا نے تم کو آگاہ کرنے کے لیے ایک پیغمبر محمدؐ کو تمہاری طرف بھیج دیا ہے جو تم کو خدا کی کھلی کھلی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ تاکہ جو لوگ ایمان لائیں۔ اور نیک عمل کریں ان کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لائیں اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے گا۔ اور نیک عمل کرے گا۔ خدا اس کو بہشت کے ایسے باغوں میں لے جا داخل کرے گا جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اور وہ ان میں سدا رہے گا۔ بے شک اللہ نے اس کے لیے اچھی روزی رکھی ہے۔

جناب چیئرمین :- جزاک اللہ ' وقفہ سوالات ۔

قاضی حسین احمد :- پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین :- جی قاضی صاحب ۔

POINT OF ORDER RE: MISQUOTING THE NAME OF A SENATOR IN NEWS BULLETINE

قاضی حسین احمد :- جناب چیئرمین ! میں کل فیصل آباد گیا تھا اور وہاں جو تباہی ہوئی ہے وہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔ اربوں روپوں کا نقصان ہوا ہے اور پرائیویٹ فیکٹری اور نہ عام دکانداروں اور غریب لوگوں کے علاوہ سرکاری گرمیتر نائٹر سپلائی سکیم کے پچیس تیس کروڑ کے سامان کو جلا دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے پچاس ہزار کے قریب مزدور بے روزگار ہو گئے ہیں۔ اور لاکھوں لوگ اپنے نان شبینہ کے لئے محتاج ہو گئے ہیں۔ یہ صورت حال فوری طور پر مرکز کی توجہ کی محتاج ہے۔ اور جو کارروائی کی گئی ہے۔ اس میں بھی مرکز میں جو برسر اقتدار پارٹی ہے۔ اس کا ہاتھ ہے تاکہ صوبائی حکومت بدنام ہو سکے۔

جناب والا ! یہ سارا دورہ مکمل کرنے کے بعد جب میں واپس آ رہا تھا۔ تو میں نے آٹھ بجے کی خبروں کا بلیٹن سنا۔ یہ خبریں سن کر مجھے اس بات پر حیرت ہوئی کہ ایک چھوٹی سی، مختصر سی یہ خبر دی گئی کہ وزیراعظم سے نواب زادہ نصر اللہ خان خان عبدالولی خان اور قاضی حسین احمد نے ملاقات کی۔

جناب والا! میں نے آتے ہی اس کی تردید کی لیکن یہ خبر نشر ہو جانے کی وجہ سے بہت غلط فہمی پھیل چکی ہے۔ میں نے کوئی ملاقات نہیں کی ہے۔ ان کے ساتھ حافظ حسین احمد نے ملاقات کی ہے۔ جس کے بارے میں آج صبح کے اخبارات سے معلوم ہوا۔ انکے نام کے ساتھ نہ کوئی پارٹی کا نام دیا گیا اور اس کے ساتھ' ان کے نام کے ساتھ "حافظ" کی بجائے "قاضی" لکھ دیا گیا۔

ریڈیو پاکستان کو خصوصی ہدایت کی جائے کہ وہ نام لینے میں خصوصی احتیاط برتیں۔

جناب چیئرمین! میں درخواست کروں گا کہ ان کا نام پکارتے وقت ذرا احتیاط برتیں کیونکہ وہاں حافظ حسین احمد ہے یہاں قاضی حسین احمد ہیں اور باقی جو دوسرا مسئلہ ہے۔ فیصل آباد کا' وہ میرے خیال میں کسی نہ کسی شکل میں سینیٹ میں لایا گیا ہے۔ اس کو دیکھیں گے کہ ہم اس کو کیسے رولز کے مطابق لا سکتے ہیں۔ شکریہ!

اب وقفہ سوالات۔ سوال نمبر ۱۳۱ پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

QUESTIONS AND ANSWERS

Implementation of the Recommendations of O&M Division

131. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister Incharge of the Management and Services Division be pleased to state :

(a) the total number of reports regarding reform and organization of various departments completed by the O&M Division during the last five years;

(b) the extent of the recommendations implemented in each case;

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to grant power to O&M Division to monitor and follow up the implementation of their recommendations; and

(d) whether the said Division has the power to survey any department *suo moto* ?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: (a) 274 reports were completed during the last 5 years ranging from the year 1984 to 1988. The list of Ministries who were clients during the period is placed at Annexure-I.

(b) As the follow-up for implementation of Management Services Division's recommendations does not come under the purview of this Division and the recommendations are not mandatory to implement, the extent of implementation of its recommendations in each case is not exactly known. Further, no formal arrangements exist at present to verify the actual implementation of the recommendations of the Division.

Since, however, nearly all the studies conducted by the Division are completed after consultation with the client Ministries and organizations and the major changes are approved by the Standing Organization Committee it is expected that most of the recommendations are implemtned by the clients.

(c) No such proposal is under consideration of the Government so far.

(d) The Division has *suo moto* powers to undertake the revision of forms and simplification of procedures and methods wherever found cumbersome. Management Reviews, however, are undertaken at the request or in consultation with the Ministry/Division/Department.

Annexure I

STUDIES CONDUCTED BY THE MANAGEMENT SERVICES DIVISION FROM 1984 TO 1988

1. President's Secretariat (Personal).
2. President's Secretariat (Public).
3. Prime Minister's Secretariat.
4. Cabinet Secretariat.
   Establishment Division.
   Cabinet Division.
   Management Services Division.
   Women's Division.

5. Ministry of Commerce.
   Commerce Division.
6. Ministry of Communication.
   Communication Division.
7. Ministry of Sports. Culture and Youth Affairs.
   Culture, Sports and Youth Affairs Division.
8. Ministry of Defence.
   Defence Division.
   Aviation Division.
9. Ministry of Education.
10. Ministry of Finance and Economic Affairs.
    Finance Division.
    Statistics Division.
11. Ministry of Food and Agriculture and Cooperatives.
12. Ministry of Foreign Affairs.
13. Ministry of Health. Special Education and Social Welfare.
14. Ministry of Housing and Works.
15. Ministry of Industries.
16. Ministry of Information and Broadcasting.
17. Ministry of Interior.
18. Ministry of Law. Justice and Parliamentary Affairs.
19. Ministry of Labour. Manpower and Overseas Pakistanis.
    Manpower Visision.
20. Ministry of Local Government & Rural Development.
21. Ministry of Planning & Development.
    Planning & Development Division.
    Population Welfare Division.
22. Ministry of Production.
23. Ministry of Railways.
24. Ministry of Religious Affairs & Minorities Affairs.
25. Ministry of Science & Technology.
26. Ministry of Water & Power.

PROVINCIAL

Punjab

Finance Department.
Home Department.
Education Department.

N.W.F.P.

Education Department.
Finance Department.
Services & General Administration Department.

Sindh

Home Department.

Baluchistan

Finance Department.

Publication of the Baluchistan Government.

Procedure Simplification.

پروفیسر خورشید احمد:- میں وزیر موصوف کو یہ حق دیتا ہوں کہ وہ اسکو taken as read مان لیں۔ لیکن میں ان کے جواب کے چند حصوں کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں دراصل یہ جیسا کہ آپ نے دیکھا ہے کہ تقریباً ۱۴۷ رپورٹس ہیں۔ جو اس ڈویژن نے تیار کی ہیں لیکن اصل مسئلہ رپورٹیں تیار کرنا نہیں ہوتا بلکہ اس کی implementation ہے تو تین باتیں کہی گئی ہیں۔ (جزوی) کے اندر

(b) As the follow-up for implementation of Management Services Division's recommendations does not come under the purview of this Division and the recommendations are not mandatory to implement, the extent of implementation of its recommendations in each case is not exactly known. Further, no formal arrangements exist at present to verify the actual implementation of the recommendations of the Division.

تو میرے سوال کا اصل مقصد ہی یہ تھا کہ سرکاری خزانے سے خطیر رقوم خرچ کر کے specialists کو involve کر کے جو رپورٹیں تیار کی جاتی ہیں۔ ان کا حشر کیا ہوتا ہے کوئی نہ کوئی نظام ہونا چاہیئے کہ آپ ان کو monitor کریں۔ implementation کی رپورٹیں پیش کی جائیں اگر کوئی نظام نہیں ہے تو وہ نظام بنائیے اور یہ ذمہ داری کس ڈویژن کی ہے۔ جیسا کہ میں نے سوال کے آخر میں پوچھا تھا کہ suo moto powers ان کو حاصل ہیں اگر suo moto powers حاصل ہیں تو ان پاورز کا استعمال کیوں نہیں کیا جاتا یہ وہ سوالات ہیں جن پر حکومت کو توجہ دینی چاہیئے۔ اس کے بغیر آپ اس نظام کو improve نہیں کر سکتے۔ یہی اصل سوال کا مقصد ہے۔

خواجہ احمد طارق رحیم:- یہ سپلیمنٹری نہیں بنتا۔

It doesn't arise from this question but the suggestions are there.

Mr. Chairman: No, no, basic question that is or being asked is

Can you give an answer to that ?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: I can give this answer that wherever the client Ministry or the Division asks us to undertake a particular study, we not only give the study taken by them, we have a Standing Committee which consists of the various Secretaries like Secretaries of Cabinet, Finance, Establishment and Management Services headed by the Law Minister. They look into these recommendations or proposals which have been suggested by whatever Division and as and when they are found that they should be incorporated, they are duly incorporated. But let me say very clearly here that once a Ministry or a client Ministry has asked us to do a certain thing then obviously it is meant to be taken into consideration favourably and we are not doing an exercise in the air. We are doing it for certain purposes. Let me assure the House that everything which is done by this Division is very useful work and is also taken very favourably into consideration.

Prof. Khurshid Ahmad: But that is what I want to know. I want to know how far the recommendations have been implemented and how far they have not been implemented, there must be a record of that ?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: The question which has been asked is as to what extent they have been implemented. Let me assure you that we do not have a machinery to see whether they have been implemented or not. Our job is to make the recommendations on the request which has been made by the relevant Ministry. Whether they have been implemented or not that question should be asked of that Ministry to whom we have given our recommendations.

Mr. Chairman: Next question 132 Prof. Khurshid Ahmad Sahib.

Repairs of the G-6 Quarters, Islamabad.

132. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that special funds are being obtained from the Finance Division for the maintenance and replacement of

the windows, doors, roofs and broken floors of the government quarters in sector G-6, Islamabad;

(b) whether it also a fact that in 1983-84 the President of Pakistan had announced that special funds would be allocated for the maintenance of the quarters; if so, the total amount allocated for the said purpose indicating also the details of the expenditure incurred so far;

(c) if the answer to (a) above be in the negative the steps being taken by the Government for the maintenance of these quarters indicating also the date on which the said quarters were last painted and white washed and the time by which next painting and white washing will be carried out?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: (a) Yes. A PC-I scheme was prepared which is under consideration by the Government.

(b) Yes. A special grant of Rs. 10 million was received for the reparis of government quarters in sector G-6, G-7 and F-6, Islamabad in addition to normal maintenance grant. The grant was fully utilized as per break up in annexure 'A'.

(c) N.A.

Details at annexure (B).

Annexure 'A'

STATEMENT SHOWING THE BREAKUP OF EXPENDITURE OF SPECIAL REPAIR/MAINTENANCE OF GOVERNMENT HOUSES IN SECTOR G-6, G-7 AND F-6

1.	Amount spent on special repairs/ maintenance of govt. houses in G-7 and F-6..................	Rs. 4.4 Million
2.	Amount spent on special repairs/ maintenance of govt. houses in G-6	Rs. 4.4 Million
3.	Amount spent on electrical works in govt. houses in G-6 and G-7	Rs. 1.2 Million
	Total..	Rs. 10.00 Million

Annexure 'B'

DETAIL OF GOVERNMENT QUARTERS/HOUSES IN SECTOR G-6, PAINTED AND WHITE WASHED AND TO BE PAINTED AND WHITE WASHED NEXT

Sub Sector	Type of Quarters/houses	Painting/white washing done last	Painting/white white washing due next
G-6/1-1	A & B	1987-88	1990-91
G-6/1-2	A, B & C	1985-86	1988-89
G-6/1-3	A & B	1985-86	1988-89
G-6/1-4	A, B, C & D	1986-87	1989-90
	E.	1987-88	1990-91
G-6/3	F & G	1987-88	1990-91
G-6/4	D, E & F	1987-88	1990-91

پروفیسر خورشید احمد: پہلا سوال تو یہ ہے جناب کہ یہ مسئلہ دراصل جیسا کہ غالباً وزیر صاحب کو پتہ ہوگا۔ ایک مدت سے زیر بحث آرہا ہے اور کہا گیا ہے کہ ایک کروڑ روپیہ کوارٹروں کی حالت improve کرنے کے لئے خرچ کیا ہے۔ حالانکہ جن لوگوں نے اس کو جاکر دیکھا ہے۔ میں ان میں شامل ہوں۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ علاقہ اپنی موجودہ صورت میں ناقابل ڈیفنٹ ہے۔ اور جو پالیسی اس سے پہلے حکومت نے اس معاملے میں تیار کی تھی۔ یعنی یہ کہ ان کو منتقل کر دیا جائے۔ انکے نام جو اس وقت ان کو occupy کیے ہوئے ہیں۔ تاکہ وہ لوگ خود اس کو سنبھال سکیں۔ ورنہ نہ اس میں کھڑکیاں ہیں نہ چھت ہے۔ نہ گلیاں ہیں پانی سڑ رہا ہے وہاں پہ۔ اس صورت حال کا کوئی نہ کوئی حل آپ کو نکالنا چاہیئے۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: As far as this allegation is concerned, I would call it an allegation that this money have not been well spent. I have details of how this money has been spent, if the learned Member wishes, he can sit with me in the chamber and go through the details. As far as his suggestion is concerned that further improvement should be made... We have come into power now and we will make sure that everything which is there in Islamabad is properly looked after. Give us time for that.

پروفیسر خورشید احمد:- ۱۹۸۲ء میں گورنمنٹ نے خود اس بات کو recommend کیا تھا۔
اور سینیٹ میں اس وقت کے وزیر متعلقہ نے ۱۹۸۵ء میں ایک سوال کے جواب میں یہ پوزیشن اختیار کی تھی کہ حکومت اس کو examine کر رہی ہے۔ لیکن آج تک اس سلسلے میں کوئی حقیقی progress نہیں ہوئی۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Sir, I am not answerable for the follies of the past. I am answerable for what we have done in the last three months. As far as the expenditure of 10 million is concerned, I have details, if you wish, I can give it here but I think it will be proper and appropriate if the learned Member will sit with me and go through these details.

پروفیسر خورشید احمد:- یہ ۱۰ ملین بھی تو سابقہ حکومت نے ہی خرچ کیا ہے ایسا نہیں ہے کہ وہ آپ نے خرچ کیا ہو۔

(Interruption)

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: That has been spent over a period of time. We have spent on G-7 and F-6 about 4.4 million rupees, on G-6 it is 4.4, then in G-6 and G-7 on electrical works we have spent 1.2 million but the CDA is looking into this matter and whenever the need arises we will allocate suitable funds to make them proper habitable houses.

پروفیسر خورشید احمد:- بہرحال میں وزیر صاحب کے اس جذبے کی قدر کرتا ہوں۔ لیکن میرے خیال میں اگر وہ realistically حالات کا جائزہ لیں تو وہ یہ پائیں گے کہ اس میں جتنا یہ bottleneck ہے اس کے لئے بہترین حل یہ ہے کہ بنیادی پالیسی بنائیے اور وہ پالیسی وہی ہے جس کو اس سے پہلے commit کیا گیا ہے کہ مالکانہ حقوق کے ساتھ وہاں رہنے والوں کو منتقل کیے جائیں گے۔

خواجہ احمد طارق رحیم:- پروفیسر صاحب کی جو realistic proposal ہے وہ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں۔
We will see what is realistic and what is logical. We have a look at that.

Mr. Chairman: Next question 133. Prof. Khurshid Ahmad.

PENSION CASES OF COMPULSORY RETIRED EMPLOYEES

133. ***Prof. Khurshid Ahmad:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether the Government intends to revise the pension cases of those Government servants who were compulsorily retired between 1972 and 1985 without any genuine cause?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha: Finance Division do not revise individual cases of pension. Pension is admissible according to rules prevailing at the time of a civil servant's retirement irrespective of the cause of retirement whether compulsory or voluntary.

Mr. Chairman: Supplementary question?

پروفیسر خورشید احمد: جی میں نے سوال individual cases کے بارے میں نہیں کیا تھا یہ پوری ایک کیٹگری ہے۔ اور وہ کیٹگری یہ ہے کہ ایک بڑی تعداد کو ۷۲ء میں اور پھر اس کے بعد بھی compusorily retire کیا گیا ہے۔ یہ وہ افراد ہیں کہ جنہوں نے اپنا فرض ادا کیا ہے حکومت کی سروس میں۔ اور جب پینشن ان کو دی گئی ہے۔ تو یہ بھی انسان ہیں اور inflation کی بنا پر جو اس کیٹگری کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ان پر کیوں نہیں غور کیا جا رہا۔

جناب احسان الحق پراچہ: جناب میں نے گزارش کر دی ہے کہ فنانس ڈویژن individual cases کو revise نہیں کرتی۔ پینشن رولز جو بنے ہوئے ہیں وہ خواہ کوئی voluntarily ریٹائر ہوا ہے۔ یا اسے compulsorily ریٹائر کیا گیا ہے۔
their cases are considered according to the rules framed for that purpose

individual cases نہیں کیے جائیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد: کیا وزیر خزانہ کی خدمت میں یہ عرض کروں کہ وزارت خزانہ صرف یہی نہیں کرتی کہ بنے ہوئے رولز کی روشنی میں یہ کام کرے۔ بلکہ آپ پچھلے بجٹ کو اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ بجٹ میں فنانس منسٹر نے لوگوں کی مشکلات دیکھ کر نئی پالیسی تجویز کی ہے۔ ریلیف دیئے ہیں۔ یہ بھی ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر آپ کو ریلیف دینا چاہیئے اور اس پر غور کرنا چاہیئے۔ آپ کا کام محض مکھی پہ مکھی مارنا نہیں بلکہ پالیسی بنانا بھی ہے۔

جناب احسان الحق پراچہ: مکھی مارنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اس وقت کوئی سکیم ۷۲ء اور ۸۵ء میں ریٹائر ہونے والے ملازمین کے بارے میں گورنمنٹ کے زیر غور نہیں ہے۔ وہ اگر فاضل ممبر کوئی بات ہمارے نوٹس میں لائیں۔ کسی individual کیس کے متعلق تو اس کو دیکھ لیں گے اور مکھی پر مکھی نہیں ماریں گے۔

پروفیسر خورشید احمد: مکھی پر مکھی مارنا ایک محاورہ ہے۔ جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ جو لکیر کا فقیر ہے۔ یا جو چیز ہے وہ کیئے چلا جائے۔ یہ کوئی غیر پارلیمانی لفظ نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Next question. Mr. Ahmedmian Soomro.

134. *Mr. Ahmedmian Soomro: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the total number of government owned quarters/flats in each sector of Islamabad provided with sui gas connections without meters;

(b) whether the charges of the Sui gas from the allottees of these quarters are made on monthly flat rates;

(c) whether it is also a fact that C.D.A. imposes fine on those occupants who use the gas heaters or extra burner during winter seasons; and

(d) whether there is any plan under consideration of the Government to instal gas meters in those quarters/flats which do not have meters. If so, when?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem:

(a)	Sector G-6	3822
	Sector G-7	4641
	Sector G-8	144
	Sector F-6	470
	Total...	9077

(b) Yes.

(c) No.

(d) Yes. A scheme costing Rs. 43.155 million for "providing individual gas meters in government houses" has recently been approved by the CDWP on 10th August, 1988. The scheme is stiuplated to be completed within 3 years.

Mr. Chairman: Any supplementary?

Mr. Ahmedmian Soomro: No, Sir.

Mr. Chairman: Question No. 135, disallowed on recon-deration. Next question 136 Dr. Mahbubul Haq.

DRAFT REPORT BY NATIONAL FINANCE COMMISSION

136. *Dr. Mahbub-ul-Haq: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the National Finance Commission had completed its draft report by June, 1988 and its main recommendations approved by the National Economic Council;

(b) draft recommendations included write-offs of all-past loans to provinces; allocation of royalty from hydro-electric projects and distribution of development surcharge on gas and excise duty on oil to provinces; and

(c) whether the Government has any plan to implement the said draft report?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha: (a) No. However, the National Finance Commission Secretariat had prepared a draft report in July, 1988 based on the deliberations of the Commission in its various meetings. This report was to be placed before the Commission in its meeting scheduled for 26th October, 1988. The proposed meeting was, however, postponed on the request of the provinces due to their preoccupation with the general elections.

[Mr. Ehsan-ul-Haq Piracha]

(b) Yes. However, the draft report recommended write-off of all loans except foreign loans. It may be mentioned here that these recommendations were neither approved by NFC nor by the National Economic Council.

(c) No. As the said report is an un-approved document and the question of its implementation does not arise.

پروفیسر خورشید احمد :- کیا حکومت اس امر پر غور کر رہی ہے implementation توقع ہے بعد میں ہو گی لیکن ان کو منظور کرنے کے لئے یا modify کرنے کے لئے اس لئے کہ یہ مسئلہ ایک مدت سے pending ہے اور بار بار اسمبلی اور سینیٹ میں سوال اٹھانے کے بعد کہیں اس کمیشن نے اپنا کام شروع کیا تھا۔ اور بالآخر غالباً وسط ۱۹۸۸ء تک وہ اپنے کام کو مکمل کر سکا تھا۔ ہم نے اس کو دیکھا نہیں ہے اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ کیا ہے لیکن یہ ایک قومی مسئلہ ہے اور کم از کم آپ کو اس پر جلد از جلد غور کرنا چاہیئے۔ چاہے آپ اس کو منظور کریں یا modify کریں۔

جناب احسان الحق پراچہ :- یہ مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے اور نیشنل فنانس کمیشن کے re-constitution پر اس وقت صدر محترم کے پاس کیس گیا ہوا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس پر غور کیا جائے گا۔

Mr. Chairman: Supplementary question, Mr. Sartaj Aziz Sahib.

Mr. Sartaj Aziz: Sir, under the Article 165 of the Constitution, the recommendations of the National Finance Commission have to be laid before the both Houses, does the Government intend to do so?

Khawaja Ahmad Tariq Raheem: We will certainly follow the Constitution.

PLOTS FOR LOW-INCOME EMPLOYEES

137. *Dr. Mahbub-ul-Haq (put on his behalf): Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a scheme for the development of 10.000 small plots for low income government employees had been incorporated in the 1988-89 budget presented in June 1988;

(b) whether it is also a fact that over 2,000 small plots have already been developed under this scheme by the C.D.A., if so;

(c) the time by which the Government intends to implement the said scheme; and

(d) the time required to develop remaining plots by C.D.A.?

Khawaja Ahmad Tariq Raheem: (a) Yes, it was announced by the then Finance Minister in his budget speech.

(b) No. the ECNEC in its meeting held on 17-10-1988 did not reserve any plot for this particular scheme in sectors D-12 and E-12.

(c) Does not arise.

(d) Does not arise.

پروفیسر خورشید احمد:- کیا حکومت اس سلسلے میں کچھ کر رہی ہے۔ اس لئے کہ یہ کوئی پارٹی کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ تو لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کا ایک معاملہ ہے۔ اور محض اسلئے کہ پرانے فنانس منسٹر نے یہ بات کی تھی۔ اس لئے اسے ٹال دیا جائے۔ نہیں حکومت اس پر غور کرے اور جلد از جلد اسے نمٹانے کی کوشش کرے۔

خواجہ احمد طارق رحیم:- ہم غور کرینگے، پرانے وزیر خزانہ نے announce ضرور کیا تھا۔ انہوں نے ۱۹۸۵-۸۶ء میں بھی announce کیا تھا۔ مگر میں یہاں بتانا چاہتا ہوں کہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو جو ایکنیک کی میٹنگ تھی اس پر یہی وزیر خزانہ جنہوں نے announce کیا تھا اس کے چیئرمین تھے اور انہوں نے اس پر کوئی پروویژن نہیں رکھی تھی۔ تو وہ ایک کھوکھلا وعدہ تھا۔ ہماری حکومت کھوکھلے وعدے نہیں کرے گی اور جو کچھ اعلان کرے گی

اس کو پایہ تکمیل تک پہنچائے گی۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال ۱۳۸ جناب شاد محمد خان۔

WATER TANKS IN SECTOR G-9/2, ISLAMABAD

138. *Mr. Shad Muhammad Khan: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that the C.D.A. has not cleaned the water tanks of Houses of A and B Type in Sector G-9/2, Islamabad for the last five years, if so, reasons therefor?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: No.

جناب شاد محمد خان : جناب والا میں نے یہ سوال کیا ہے کہ آیا G-9/2 میں پانی کی ٹینکیوں کو پانچ سالوں میں صاف کیا ہے یا نہیں۔ تو جواب میں کہا گیا ہے کہ "نہیں" اس کا مطلب ہے کہ صاف نہیں کیا۔ وضاحت کی جائے۔ کہ کیوں صاف نہیں کیا۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: I make it very clear that as far as the water tanks in G-9/2 is concerned, they are cleaned regularly. In fact the last cleaning even took place in September 1988 and there is one overhead tank on each block. The water to these tanks is supplied continuously. There is no stagnation.

پانی وہاں جمع نہیں رہتا پانی چوبیس گھنٹے چلتا رہتا ہے۔ اور ہم اسے گاہے بگاہے صاف بھی کرتے رہتے ہیں۔

Mr. Shad Muhammad Khan: What does his 'No' mean Sir, then?

When you clean the things, you say 'No'.

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Well, I have now clarified the point I think that should be able to satisfy the Member.

جناب چیئرمین : غالباً اس لیے شاد محمد صاحب کہ سوال اسطرح لکھا ہوا ہے۔
whether the C.D.A. has not cleaned the water tank

انہوں نے کہا 'No' تو double negative لگا کہ 'Yes' کر دیا ہے۔

اگلا سوال نمبر ۱۳۹ جناب محمد محسن صدیقی۔

UNLAWFUL INVESTMENT COMPANIES

139. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the measures taken by the Government against the investment companies whose officials (operators) left the country with investors money; and

(b) the total investors deposits recovered so far from the said companies?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha: (a) Police/FIA have registered 171 cases/enquiries against the proprietors/operators of the enterprises involved in fraud and cheating under sections 406, 409, 420, 34 etc. of PPC. Action against 16 major enterprises has been taken by FIA and accused have been arrested. However, the accused proprietors of the following five companies are absconding:

1. M/s. Samad Housing Development Corporation (Pvt), Karachi.
2. M/s. Sh. Sajjad Hussain & Sons (Pvt), Limited, Karachi.
3. M/s Alliance Motors (Pvt.) Limited, Hyderabad.
4. M/s. Al-Abida (Pvt.) Limited, Hyderabad.
5. M/s. Shahid Akhter & Company (Pvt.) Limited, Karachi.

The whereabouts of the accused proprietors of these companies are not known except in case of M/s. Samad Housing Development Corporation, Karachi whose proprietors have reportedly managed to go out of the country unlawfully and FIA has contacted INTERPOLE in connection with their arrest. Active efforts are being made by FIA to arrest the remaining accused and all immigration check post have been alerted for the purpose.

It is understood that necessary investigations in the 155 cases being dealt with by Police/Provincial Governments are in progress.

(b) The assets/properties of the value of more than 1.00

[Mr. Ishan-ul-Haq Piracha]

billion rupees of the above mentioned five companies against whom action is being taken by FIA have been detected and secured under section 5(5) of FIA Act.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Will the honourable Minister be aware that such spurious and fraudulent companies were first floated in East Pakistan in 1952-53? Then, in Punjab numerous such companies were floated in 1979 to 1983. In Karachi, they were floated from 1985 to 1988 and all this period of 37 years, the Governments, the State Bank and other concerned agencies failed either to take appropriate measures or to promulgate strict legislation with punitive punishment against such delinquent persons. Would the honourable Minister inform us as to what is the reason that these companies and their individuals have been allowed to plunder the innocent people's money and the Government has been absolutely indolent and careless?

جناب احسان الحق پراچہ :- جناب والا! میں فاضل ممبر سے اتفاق کرتا ہوں کہ جن برسوں کا انہوں نے ذکر کیا ہے ۔ ان میں ایسی فنانس کمپنیاں بنتی رہیں اور وہ لوگوں کا اربوں روپیہ ہضم کرتی رہیں۔ لیکن یہ حکومت جب سے برسر اقتدار آئی ہے ہم نے ایف آئی اے میں جو کیسنز کیے ہوئے ہیں۔ ان کو جلد از جلد مکمل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اور جن مالکوں کی کمپنیاں تھیں ان سے ضمانتیں لے کر لوگوں کو پیسے واپس کرنے کا اہتمام بھی کیا ہے۔ اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ حکومت یہ دیکھے گی کہ ایسی کمپنیاں معرض وجود میں نہ آئیں وہ غلط استعمال نہ کریں اور لوگوں کو نہ لوٹیں لیکن گزشتہ برسوں کی ذمہ داری اس حکومت پر نہیں آتی ۔ ہم انشاء اللہ آئندہ احتیاط کریں گے کہ ایسی کمپنیاں نہ بنیں۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Mr. Chairman, my idea was not to blame the present Government as it is obvious that time-wise it is correct but I would like to urge still that they should come out with a very strict legislation with so many punitive clauses in it so that such persons may be given exemplary punishment so that they may not dare to attempt again and again.

جناب احسان الحق پراچہ :- جناب والا! ہم نے کارپوریٹ لاء اتھارٹی کو واضح ہدایات دے دی ہیں۔ کہ وہ آئندہ The Companies Act میں کمپنی کی رجسٹریشن کے لیے ایسے قوانین تجویز کریں اور ایسی تدابیر اختیار کریں کہ ایسی کمپنیاں رجسٹر ہی نہ ہوسکیں

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: The honourable Minister has informed us that steps are being taken to refund some money. Would he inform the House as to what steps are taken because probably he is fully aware that there are very innocent widows, orphans because of a chance getting or a promise of getting heavy return have invested their entire money and they are starving now? Why not the assets of these companies be in the interim measures disposed of and some interim relief be given to those deserving people? Of course, they can be checked. And those, who are deserving and who are needy they should be given immediately.

جناب احسان الحق پراچہ :۔ جناب ! اس سلسلے میں پوری تفاصیل حاصل کرنے کے لئے معزز رکن تازہ سوال کریں۔ تو میں جواب دے سکوں گا۔

I want to assure the House and the Member

کہ حکومت اس سلسلے میں مالکان کی جتنی پراپرٹی ہے وہ لے کر ڈسپوز آف کر کے اس بات کا اہتمام کر رہی ہے کہ depositors کو pro-rata basis پر ان کی رقوم refund کیا جائے۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: One more supplementary Sir. Would the honourable Minister inform us about these 155 cases which are with the FIA and I am told there is a special cell that has been created but as far as I know because hundreds of people have come to me — those innocent people who had deposited the money in Karachi and they are complaining that they are running from morning to evening everyday and there is no progress. Some of them are told; "you bring your affidavit," some of them are being told, "you give your name being a witness", but no progress is being made. Would he for God's sake take steps that these cases should be proceeded on a very expeditious basis.

جناب احسان الحق پراچہ :۔ جناب والا ! اس معاملے میں وزارت داخلہ تحقیقات کر رہی ہے۔ ایف آئی۔ اے چونکہ اس منسٹری کے تحت آتی ہے تو میں وزارت داخلہ تک معزز رکن کے جذبات پہنچا دوں گا۔

جناب چیئرمین :۔ اگلا سوال نمبر ۱۴۰ جناب محسن صدیقی صاحب۔

NON-UTILIZATION OF FOREIGN AID

140. *Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Government has taken action against officials responsible for the lapse or non-utilization of foreign aid within stiupated target period; if so, its details;

(b) the steps the Government has taken to ensure timely and proper utilization of foreign grants and aid in future; and

(c) whether the Government has any plan under consideration to involve private sector in the utilization of the foreign aid.

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha: (a) No.

(b) The Government has taken the following steps to ensure timely and proper utilization of foreign grants and aid in future;

(i) A Committee under the Chairmanship of the Deputy Chairman, Planning Commission has been set up to oversee the disbursement of foreign loans for projects of various Ministries/Divisions and to resolve problems, if any, arising out of the projected inflow of the external assistance;

(ii) All the World Bank and Asian Development Bank aided projects are reviewed periodically at the level of Secretary, EAD. These meetings which are called "Joint Project Review Meetings" (JPRM) are attended by the representatives of the Banks, the concerned administrative Ministries/Divsions and the aid utilizing agencies;

(iii) The bilateral aided programmes are also reviewed at the time of aid negotiations with bilateral donors;

(iv) Periodical Review Meetings are held by EAD to review the progress of aid utilization available with all the aid utilizing agencies. These meetings are also chaired by Secretary (EAD); and

(v) A comprehensive directive was given by the Economic Coordination Committee of the Cabinet at its meeting on 10th May, 1984 regarding expeditious implementation of projects which would result in quick disbursement of foreign aid funds.

(c) Yes.

جناب احسان الحق پراچہ :- میں سب سے پہلے یہ وضاحت کروں کہ حکومت کی پالیسی
ہے کہ گورنمنٹ ملک میں industrialization کیلئے پرائیویٹ سیکٹر کو associate کرے
اور گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سلسلے میں ہر لیول پر چیمبر اور فیڈریشن کے
نمائندوں کو کی پالیسی ہے۔ یا foreign loans کی
پالیسی ہو۔ اس میں associate کیا جائے۔ اس سوال کے سلسلے میں گورنمنٹ اس process
میں ہے۔ فیڈریشن کے ذریعے پرائیویٹ سیکٹر سے ایک دو نمائندے لئے جائیں۔
تاکہ انکے ساتھ foreign aid کی utilization پچھلے سالوں میں جو lapse ہوتی رہی ہیں۔
Proper utilization کی جائے۔ تو ہم Foreign loan Advisory Committee
کی utilization کے لئے پرائیویٹ سیکٹر کو associate کر رہے ہیں۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Mr. Chairman, through you, Sir, I thank the Minister for such a good gesture but I would like also to point out through you that in these monitoring committees which he has mentioned with the Economic Affairs Division, would he consider the desirability of associating Members of the Senate and Members of the National Assembly so that the public representatives may get the information, monitor and see that the aid and the loans are utilized properly.

جناب احسان الحق پراچہ :- جناب چیئرمین! سینیٹ اور نیشنل اسمبلی کی سٹینڈنگ
کمیٹیز پہلے ہی بنی ہوئی ہیں۔ اور سٹینڈنگ کمیٹیاں وقتاً فوقتاً اپنی meetings میں monitor
کر سکتی ہیں۔ لہٰذا میں نہیں سمجھتا کہ وہ اس Advisory Committee میں جس میں پرائیویٹ
سیکٹر کے اصحاب آئیں گے۔ اس میں ممبرز آف سینیٹ اور ایم این اے سے lower level
کی ہوگی۔ چونکہ پہلے ہی دونوں ہاؤسز کی سٹینڈنگ کمیٹیاں موجود ہیں۔ اور اسی سبجیکٹ پہ

[Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha]

موجود ہیں تو وہ کمیٹیاں جو بھی معاملہ ڈسکس کرنا چاہیں یا ہدایات دینا چاہیں۔ وہ دے سکتی ہیں۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: I think my question has not been properly appreciated by the honourable Minister. I do not say about those committees which deal with allocation, I am talking of monitoring which is done by committees in the Economic Affairs Division, the Committees of the Houses — of both the Houses are, of course, there but monitoring they cannot do unless and until a specific case comes to them. I want the association of the public representatives in the committees for day to day monitoring or weekly monitoring or monthly monitoring — there I want the association of the public representatives.

جناب احسان الحق پراچہ: ۔ جناب چیئرمین! میں نے پہلے ہی گزارش کی ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹیاں جس قسم کی ہدایات متعلقہ محکموں کو دینا چاہیں وہ دے سکتی ہیں۔ اور وہ محکمہ انشاء اللہ تعالیٰ ان پر عمل کرے گا۔ فی الوقت گورنمنٹ کے زیر غور یہ کوئی تجویز نہیں ہے۔ کہ ممبرز آف دی پالیمنٹ کو associate کیا جائے۔ میرے خیال میں سٹینڈنگ کمیٹیاں کافی ہیں اور وہ یہ کام کر سکیں گی day to day working میں اس وقت associate کرنا میرے خیال میں مناسب نہیں ہو گا۔ لیکن سٹینڈنگ کمیٹیز جس قسم کی ہدایات یا احکامات دینا چاہیں۔ یا monitoring کرنا چاہیں۔ وہ کر سکتی ہیں۔

جناب چیئرمین: ۔ اگلا سوال ۱۴۱ جناب محسن صدیقی صاحب۔

Opening of Sectors by C.D.A.

141. *Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the number of residential sectors proposed to be opened under the Master Plan of CDA; and

(b) the number of sectors actually opened and developed since 1985?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: (a) The total number of residential sectors provided in the Master Plan of Islamabad is 41.

(b) One residential Sector i.e. G-11.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Would the honourable Minister inform us as to what was the time schedule for completion of these 41 sectors and whether that schedule has been adhered to and if not, the reason therefore?

Khawaja Ahmad Tariq Raheem: According to the schedule which was there in 1960, 24 sectors should have been completed. The fact is that the schedule has not been adhered to. There are various reasons which I can spell out. These are possibly lack of funds, the delay in the time consumption on the acquisition of land, payment of compensation, etc. So, there are a series of things but, I think, paucity of funds would be the main thing, but we are now trying to speed up the matter and it is hoped that two more residential sectors, that is, D-12 and E-12 would be shortly advertised for sale.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Would the honourable Minister consider the desirability of reviewing the Master Plan of Islamabad in view of the fact that this twin city has so much scarcity of residential accommodation that prices of land as well as the rents have gone so high that in the whole country — even in the commercial city of Karachi, they are not even 50% of that. Would he consider the desirability of rather revising the Master Plan and creating new sectors so that the housing accommodation is available in sufficient number?

Khawaja Ahmad Tariq Raheem: Our Government is fully aware of the problems which are being faced by the residents in Islamabad. I may say that there is nothing rigid about the approach of CDA. We have devised ways and means so that a constant review would be taken and the advice and the suggestions of the learned Member would be taken into consideration.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: As the honourable Minister is conscious that Islamabad has an elite population, highly educated and they are responsible citizens — most of them belong to the Government but there is no municipal arrangement and there is no representation of the people in CDA, would he consider the desirability of having representatives of the people in CDA, as well as if not outsiders, at least Members representing the federal capital.

Khawaja Ahmad Tariq Raheem: I think this point could be taken into consideration and see what is best for CDA and the people of Islamabad. We will have a look on it.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: One more question, Sir. The honourable Minister was informing the House that there was some paucity of funds because of which the land could not be acquired and the housing projects could not be undertaken so why not like KDA in Karachi and LDA in Lahore, instead of taking government money, why not a self financing project us undertaken and private sector is associated with the result that there will be no burden on the Government.

Khawaja Ahmad Tariq Raheem: I think this is again a suggestion and we are open to it. The learned Member may come and have a meeting with us on this.

Mr. Chairman: Bungalzai Saheb.

میر حسین بخش بنگلزئی :۔ کیا محترم وزیر صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ جیسے آپ نے جواب میں کہا ہے کہ جی۔ ۱۱ رہائشی سیکٹر مکمل طور پر develop ہو چکا ہے اگر مکمل طور پر ڈویلپ نہیں ہوا تو اسے مکمل ڈویلپمنٹ کے لیے کتنا عرصہ درکار ہے۔

Khawaja Ahmad Tariq Raheem: As far as I understand from the brief which I have, this residential sector G-11 has been opened for allotment since 1985 and it could only be opened for allotment once the development and the various facilities have been provided.

Mr. Chairman: Next question No. 142. Mr. Shahd Muhammad Khan.

MOTOR-CYCLE ADVANCE

142. ***Mr. Shad Muhammad Khan:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a motor cycle advance of Rs. 12,000 is admissible to the employees drawing pay from Rs. 1036 to Rs. 2709 per month since 1983; and if so;

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to increase this amount to match with the existing market price of a motor cycle?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha: (a) Yes.

(b) No.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری جناب شاد محمد خان صاحب۔

جناب شاد محمد خان: جناب والا! کیا یہ درست ہے کہ اس وقت جب یہ loan
بارہ ہزار روپے تھا۔ موٹر سائیکل کی قیمت بارہ ہزار روپے تھی۔ اب موٹر سائیکل مارکیٹ
میں ۲۵ ہزار کی ہے۔ کیا حکومت اس پہ دوبارہ غور نہیں لے گی۔ تاکہ غریب ملازمین کو
فائدہ پہنچ سکے۔

جناب احسان الحق پراچہ: جناب والا اس گورنمنٹ کے زیر غور کوئی ایسی تجویز نہیں
ہے۔ کہ وہ کی رقم کو بڑھایا جائے کیونکہ بجٹ constraints ہیں یہ رقم ۸۳ء میں فکس
کی گئی تھی اس وقت گورنمنٹ کے زیر غور کوئی ایسی تجویز نہیں ہے میرے خیال میں بجٹ
کی پوزیشن دیکھتے ہوئے میں نہیں سمجھتا کہ اس وقت یہ رقم increase کی جائے گی۔

جناب شاد محمد خان: کیا یہ درست ہے کہ بینک کے لئے یہ رقم بارہ ہزار
روپے سے بڑھا کر ۲۰ ہزار روپے کر دی گئی ہے۔ financial stringency کے؟

جناب احسان الحق پراچہ: جناب! بینک autonomous bodies ہیں، وہ اپنے عملہ
کے لئے با اختیار ہیں۔ کہ جو چاہیں فیصلہ کریں۔ لیکن گورنمنٹ پاکستان نے اپنے بجٹ میں
رہتے ہوئے فیصلے کرتے ہیں۔ بینکوں کو اپنے عملہ کے لیے فیصلے کرنے کا اختیار حاصل ہے

پروفیسر خورشید احمد: کیا یہ بینک نیشنلائزڈ نہیں ہیں۔

جناب احسان الحق پراچہ: جی یہ نیشنلائزڈ ہیں، لیکن ان کو انٹرنل فنکشنگ کے
لئے autonomy دے دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، اگلا سوال نمبر ۱۴۳، جناب فصیح اقبال

RAWAT WATER TANK

143. ***Syed Faseih Iqbal (put on his behalf):** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a large water tank has been installed by the Capital Development Authority at Rawat for the supply of drinking water to Rawat and other adjacent villages; and

(b) Whether there is any proposal under consideration of the Government to provide drinking water to the residents of village Mohrri Baba Nathay Wali and Village Chak situated close to Rawat; if so, when?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: (a) Yes. The tank will cater for water requirements of village Rawat only.

(b) No.

جناب شاد محمد خان :- ضمنی سوال، جناب والا! اگر روات تک اتنی مہربانی ہوئی ہے اور سر، ایک proposal بنی ہے۔ تو اس کے ساتھ چھوٹے چھوٹے ملحقہ دیہات کو اس عوامی حکومت میں پانی کی فیض یابی سے محروم نہ کیا جائے۔ کیا وہ اس معاملہ پر غور کریں گے۔

خواجہ احمد طارق رحیم :- جیسے وہ کہہ رہے ہیں۔ ایک مہربانی کر دی ہے باقی مہربانی بھی کر دی جائے گی۔

جناب شاد محمد خان :- شکریہ!

جناب چیئرمین :- اگلا سوال نمبر ۱۴۴ جناب سلیم سیف اللہ خان۔

SHIP-BREAKING INDUSTRY

144. ***Mr. Salim Saifullah Khan (put on his behlaf):** Will the Minister for Planning and Development be pleased to state whether it is a fact that due to a halt in ship-breaking industry over 15000 persons have been rendered Jobless?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha: Yes, it is correct that about 15000 persons have been rendered jobless in the shipbreaking industry due to the policies followed by the previous government. However, the present Government is rectifying the situation through meetings with the shipbreaking association, re-melters association and re-rolling mill association.

جناب چیئرمین :۔ بنگلزئی صاحب۔

میر حسین بخش بنگلزئی :۔ کیا وزیر صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ گڈانی شپ بریکنگ انڈسٹری جب اپنے پورے پورے عروج پر تھی تو اس وقت وفاقی حکومت کو سالانہ کتنا ٹیکس ملتا تھا۔

جناب احسان الحق پراچہ :۔ جناب والا! اس سوال کا جواب، اس وقت نہیں دے سکتا۔ اس لئے معذرت چاہتا ہوں کیونکہ اس وقت میرے پاس مواد نہیں ہے اگر نیا سوال کریں تو میں جواب دے سکوں گا۔

Mr. Chairman: Fresh notice.

میر حسین بخش بنگلزئی :۔ میں جناب چیئرمین! اس سوال پر اس لئے زور دے رہا ہوں کہ چونکہ میرا تعلق بلوچستان سے ہے اس سوال کے جواب کو technicalities کی بنیاد پر ٹرخایا نہیں جا سکتا، یہ وہ صنعت ہے کہ جس کے ساتھ بلوچستان کا پورا مستقبل وابستہ ہے اور وفاقی حکومت کے ٹیکسوں کا اس سے تعلق ہے۔

جناب چیئرمین :۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اس وقت میرے پاس معلومات نہیں ہیں۔

میر حسین بخش بنگلزئی :۔ جناب اگر آپ مجھے اجازت دے دیں۔ تو میں آپ کا انتہائی ممنون ہوں گا۔ کیونکہ اس کا تعلق بنیادی پالیسی کے ساتھ ہے۔ اس لئے میں اس کے اوپر تھوڑا بولنا بھی چاہوں گا۔

جناب چیئرمین :۔ سوال کریں، بولیں نہیں۔

میر حسین بخش بنگلزئی :۔ میں سوال کی شکل میں گزارش کروں گا۔ سوال یہ ہے۔ کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ پندرہ ہزار افراد بے روزگار ہو گئے ہیں۔ جس کی وجہ گزشتہ حکومت کی پالیسیاں ہیں۔ اب آپ نے گزشتہ حکومت کی پالیسیوں پر لیبل لگا کر اپنی توجان

چھڑا لی۔ مگر میں جناب والا! ایک قومی مسئلہ پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم "اے۔ بی سی" یا زید اور بکر کو consider نہیں کرتے بلکہ مستقبل کو consider کرتے ہیں۔ اس مستقبل کے حوالے سے ان کے پاس کیا پالیسیاں ہیں۔

جناب چیئرمین:۔ آپ کا سوال کیا بنا۔

میر حسین بخش بنگلزئی:۔ یہ کہ ان کی پالیسیاں کیا ہیں۔

جناب چیئرمین:۔ وہ تو بڑی لمبی بات ہوگئی۔ آپ یہ پوچھ رہے ہیں کہ اس سلسلے میں یہ کیا اقدامات کر رہے ہیں۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم ان سے مل کر کچھ نہ کچھ حل نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب احسان الحق پراچہ:۔ جناب چیئرمین! میں عرض کرتا ہوں۔

میر حسین بخش بنگلزئی:۔ جناب! اس سلسلے میں شپ بریکرز کے علاوہ دوسرے گروپوں کا انہوں نے ذکر فرمایا ہے ان کا کیا اس انڈسٹری کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اگر آپ وضاحت فرمائیں تو میں مشکور رہوں گا:

جناب احسان الحق پراچہ:۔ میں جناب تھوڑی سی وضاحت کر دوں گا۔ کہ اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے سوال کیا ہے کہ پندرہ ہزار سے زائد افراد بیروزگار ہو گئے ہیں۔ میں نے جواب میں کہا ہے کہ جی ہاں، یہ بات گورنمنٹ کے علم میں ہے کہ پندرہ ہزار سے بھی زیادہ تیس ہزار تک افراد بے روزگار ہو گئے ہیں لیکن جب ہماری حکومت بنی تو یہ بات ہمارے نوٹس میں تھی۔ اس شپ بریکنگ انڈسٹری کو جو کہ کسی وقت یعنی دو تین سال پہلے نمبر ایک پر تھی اور ایمپلائمنٹ کے مواقع بہم پہنچاتی تھی۔ اس علاقے کے لوگوں کو جن کا معزز ممبر نے ذکر کیا ہے۔ اور یقیناً یہاں سے گورنمنٹ کو امپورٹ ڈیوٹی کے سلسلے میں کروڑوں روپے بھی ملتے تھے۔ لیکن جو حقیقت ہے اس کو چھپایا نہیں جا سکتا فاضل ممبر گزشتہ تین چار سال سے اس اسمبلی کے ممبر ہیں اور ان ہی تین چار سالوں میں یہ انڈسٹری تباہ ہو گئی ہے۔ تو اس وقت تک فاضل ممبر کو اپنے علاقے یا اپنے بھائیوں کا خیال نہیں آیا۔۔۔

میر حسین بخش بنگلزئی:۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! باقاعدہ سوالات ہوتے رہے ہیں۔ اور بات ریکارڈ پر موجود ہے۔

جناب چیئرمین :۔ آپ جواب سن لیں پھر آپ سوال کریں۔

جناب احسان الحق پراچہ :۔ جس وقت گورنمنٹ بنی اس کے فوراً بعد میں نے شپ بریکیرز کے ساتھ کراچی میں میٹنگ کی۔ اس انڈسٹری کا لنک سٹیل ملز کے ساتھ ہے Steel Melters Association کے ساتھ اور ری رولنگ ملوں کے ساتھ جن کا اس انڈسٹری سے تعلق ہے ان کی میٹنگ بلائی تھی، میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ایک دو دنوں میں ہم ایسی پالیسی کا اعلان کرنے والے ہیں جس کے نتیجے میں شپ بریکنگ انڈسٹری revive ہو سکے گی۔ اور بے روزگار لوگوں کو روزگار مل سکے گا۔

جناب چیئرمین :۔ بنگلزئی صاحب۔

میر حسین بخش بنگلزئی :۔ جناب والا! اس سلسلے میں کوئی مدت کی commitment ہو سکتی ہے۔ کہ کتنے دنوں تک یہ کام شروع ہو جائے گا۔ یا پالیسی طے ہو جائے گی کیا اس بات کی وہ یقین دہانی کراتے ہیں۔

جناب احسان الحق پراچہ :۔ انشاءاللہ تین دن تک اس پالیسی کا اعلان کر دیا جائیگا لیکن شپ امپورٹ کرنے کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ شپ اپ ٹو ریپ ہو گا۔ لیکن پالیسی ہم انشاءاللہ تین دن کے اندر کر دیں گے۔

جناب چیئرمین :۔ شکریہ! ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی : پوائنٹ آف آرڈر، منسٹر صاحب نے بنگلزئی صاحب کے پہلے سوال کے جواب میں کہا ہے کہ اس لیے بھی فریش نوٹس درکار ہے۔ یہ تو الگ بات ہے۔ کہ سارے منسٹرز ہی فریش نوٹس مانگتے ہیں ہم اس لئے انہیں بھی معاف کر دیتے ہیں اور ایک دفعہ اور چانس دے دیتے ہیں۔

Mr. Chairman: It is no point of order.

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha: Point of explanation, Sir.

Mr. Chairman: Mr. Ihsanul Haq Piracha on a point of explanation.

جناب احسان الحق پراچہ :- آپ نے غالباً سوال پڑھا ہوگا کہ آپ ان کا سوال دیکھیں اور پھر بتائیں کہ اس سے ان کا یہ سوال پیدا بھی ہوتا ہے یا نہیں

Mr. Chairman: Akhunzada Behrawar Saeed.

Akhunzada Behrawer Saeed: The honourable Minister was kind enough and wise enough to shift the responsibility to the previous government for rendering all these people jobless. Will the Minister be able to point out the steps taken by the previous government in rendering these people jobless?

جناب چیئرمین : سوال یہ ہے کہ سابقہ حکومت کے کیا steps ہیں جن کی وجہ سے یہ ہوا۔

Mr. Piracha can you answer this question?

جناب احسان الحق پراچہ :- جناب والا کیا یہ ضمنی سوال ان کا ہمارے جواب سے بنتا ہے۔ سوال ان کا یہ تھا کہ پندرہ ہزار بے روزگار ہو گئے ہیں، میں نے اس کا جواب دیا ہے۔ جو میرے علم میں تھا۔ وہ میں نے بتا دیا ہے۔ اب جو انفارمیشن اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ وہ میں نہیں بتا سکتا۔

جناب چیئرمین :- آپ فریش کوسچن پوچھ لیجیے۔ ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب۔

Dr. Bisharat Elahi: The Minister has very clearly stated that fifteen thousand persons have been rendered jobless due to the policies followed by the previous government. Obviously he must have found out what the policies were on which he based his assumption. So, I think Akhunzada Behrawer Saeed's question is a very pertinent question that the Minister should be able to point out the failings of the previous government which rendered fifteen thousand people jobless.

Mr. Chairman: Minister of State for Finance.

جناب احسان الحق پراچہ :- جناب والا! اس سوال سے ایک بات تو واضح ہے کہ انڈسٹری تباہ ہوئی اور بے روزگاری پیدا ہوئی ۔ اس انڈسٹری گورنمنٹ کی پالیسی یعنی امپورٹ ڈیوٹی بڑھانے سے تباہ ہوئی ۔ اس وجہ سے شپ کی امپورٹ کم ہو گئی ، بند ہو گئی ، مہنگی ہو گئی اس سے جناب والا! صرف چند لوگوں کو فائدہ پہنچا ، جو سکریپ امپورٹ کرتے رہے اور ان چند لوگوں کے بارے میں اگر یہ چاہتے ہیں تو ہم انشا اللہ ہاؤس میں بتا دیں گے اور گورنمنٹ کی جتنی پالیسیاں ہیں وہ بھی پیش کر دوں گا لیکن امپورٹ ڈیوٹی بڑھانے سے شپ بریکنگ انڈسٹری تباہ ہوئی اور لاہور میں چند پارٹیوں کو کروڑوں روپے کا فائدہ پہنچا ۔

جناب چیئرمین :- اگلا سوال ۔ نمبر ۱۴۶ ، ڈاکٹر بشارت الٰہی ۔

NOORPUR SHAHAN, ISLAMABAD

146. *Dr. Bisharat Elahi: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a model village was set up by the Government at Noorpur Shahan; If so;

(b) the reasons for not providing water and gas connections to the houses of the said model village and the time by which these basic amenities will be provided; and

(c) whether there is any plan to construct roads in the said village if so when?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: (a) A scheme for setting up a model village at Noorpur Shahan, on "Self-Financing Basis" is under consideration.

(b) Services like water supply and Sui gas will be provided in the proposed model village after the scheme has been approved.

(c) Yes, on the approval of the scheme.

Dr. Bisharat Elahi: Since when is this scheme under consideration and when is this conisderation supposed to be finalized? Perhaps the Minister could also elaborate on the modalities of the 'self-financing basis'.

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Sir, may I say that for a sum of approximately 19.384 million (Rs.) this scheme was envisaged for this particular village. Unfortunately during the tenure of the last government in a meeting held on 20th October, 1988 it was decided to review the entire scheme. Now, on account of that review which was to re-asses the economic viability etc., the matter went into, I will not say a cold storage, but it went into suspension. Now, we are trying to work out the modalities and details and once they are available certainly the scheme will be revived and put on the anvil.

Mr. Chairman: Any other question?

Dr. Bisharat Elahi: I had requested for information as to what would be the 'basis of self-financing' which has been mentioned in the answer. I have not got an answer to this question.

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: As far as the 'basis for self-financing' is concerned we are working it out and as I have suggested, if he would like to listen to what I have said, we will provide the details as and when we have worked out the modalities.

Mr. Chairman: Your answer is that you do not have the details now.

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Yes Sir, I do not have the details at this time because it is to be reviewed.

پروفیسر خورشید احمد: ضمنی سوال۔ خالص انسانی بنیادوں پر۔ یعنی یہ علاقہ وہ ہے جہاں کچھ لوگ پہلے ہی آباد ہو گئے ہیں لیکن پانی وہاں بالکل نہیں ہے۔ تو میں وزیر موصوف سے یہ درخواست کروں گا۔ کہ اس کا ذرا آپ جائزہ لیں اور ان کے لئے فوری طور پر کم سے کم پانی کا انتظام کر دیں تاکہ ان کی ضرورتیں پوری ہو سکیں باقی سکیم بناتے رہیں آپ۔

خواجہ احمد طارق رحیم: انسانی ہمدردی کے تحت ہر چیز کرنے کو تیار ہیں

جناب ان کی پرپوزل کے مطابق۔

جناب چیئرمین:- شکریہ جی اگلا سوال ۱۴۷ - جناب اعجاز جتوئی صاحب۔

CDA AND SINDH QUOTA

147. *Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the names, designation and place of domicile of the employees working in the C.D.A. belonging to rural and urban Sindh separately; and

(b) the quota, if any, reserved for the people of rural and urban Sindh for the employment in the C.D.A.?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: The information is being compiled and shall be placed on the table of the House as soon as it is completed.

Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi: Sir, the answer is that the information is being collected.

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: It is being collected and will be placed in the next rota day.

Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi: Sir, I had moved this fifteen days ago.

Mr. Chairman: In fact there are several occasions when you find that time is asked for and then even time is not adhered to... about answer to the question on political prisoners release.

اس دن وہ قاضی صاحب فرما رہے تھے۔

وہ بھی information ابھی تک نہیں آئی - آپ مہربانی کرکے اس کو دیکھیں۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: As far I am concerned, Insha Allah, within the next two weeks the information will be provided.

جناب چیئرمین :- اور وہ دوسرا بھی جو سوال ہے۔۔۔۔

Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi: Sir, 15 days have already gone.

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: The other is regarding the political prisoners, I will look into that also.

جناب چیئرمین :- وہ بھی مہربانی کریں۔ وزارت داخلہ کا وہ سوال ہے

Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi: Sir, this is regarding the C.D.A.

جناب چیئرمین :- وہ کہتے ہیں کہ اگلے ہفتے دو ہفتے میں کر دیں گے۔ اگلا سوال نمبر ۱۴۸ جناب شاد محمد خان صاحب :-

PAKISTAN COMMERCIAL BANK, LIBYA

148. ***Mr. Shad Mohammad Khan:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to set up a Pakistani Commercial Bank in Libya for the facility of Pakistani workers?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha: No.

جناب شاد محمد خان :- سپلیمنٹری ، جناب والا ! کیا یہ درست ہے کہ لیبیا سے لوگ کافی زرمبادلہ آپ کو بھیج رہے ہیں اور ان کو یہ تکلیف ہے کہ وہاں کوئی ایسی ایجنسی نہیں ہے جو زرمبادلہ بھیجنے میں آسانی فراہم کرے۔ کیا حکومت اپنے انٹرسٹ میں وہاں برانچ کھولنے کے لئے تیار ہے۔

جناب احسان الحق پراچہ :- جناب والا ! ہمیں تو برانچ کھولنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن لیبیا میں جو Centralized National Banking System ہے وہ allow نہیں کرتا کہ کوئی فارن بینک وہاں برانچ کھولے۔

Mr. Chairman: Any other question. Next Question No. 149. Akhunzada Behrawar Saeed.

Advisors to the Prime Minister

149. *Akhunzada Bahrawar Saeed: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the names, designations and educational qualifications of the Advisers to the Prime Minister?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: The names, designations and educational qualifications of the five Advisers to the Prime Minister appointed under Article 93(1) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan are as under:—

S.No.	Name	Designation	Educational qualification
1.	Major General (Retd.) M. Imtiaz Ali	Adviser to the Prime Minister for Defence.	B.A.
2.	Rao Abdur Rashid Khan	Adviser to the Prime Minister for Establishment.	M.A.LL.B.
3.	Mr. V.A. Jafarey	Adviser to the Prime Minister for Finance, Economic Affairs and Planning and Development.	M.A.
4.	Mr. Iqbal Akhund	Adviser to the Prime Minister on Foreign Affairs and National Security.	M.A.
5.	Malik Mohammad Qasim.	Adviser to the Prime Minister on Political Affairs and Chairman, Federal Anti-Corruption Committee.	B.A.LL.B.

Mr. Akhunzada Bahrawar Saeed: Supplementary question. As to how many of these Advisors had taken vote in the past election and its result then?

Mr. Chairman: He is asking as to how many these gentlemen had taken part in the election and with what results?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: The question which was asked for the name, designations and educational qualifications of the five Advisors to the Prime Minister appointed under Article 93(1) of the Constitution, that information I have provided.

جناب چیئرمین: وہ یہ سوال پوچھ رہے ہیں کہ ان میں سے کس کس نے لڑا ہے۔ اور اس کا رزلٹ کیا ہے؟ وہ یہ ضمنی سوال پوچھ رہے ہیں۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Why does he not ask the fresh question on that? So, I can give him the result. I do not know the result.

Akhunzada Bahrawar Saeed: No Sir, I insist on it.

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: As far as I can understand Major General (Retd.) M. Imtiaz Ali did not fight, it is my personal knowledge, neither Rao Rashid nor Mr. Jafarey, nor Mr. Iqbal Akhund, but Malik Muhammad Qasim is the only person who fought the election.

Mr. Chairman: What was the result ?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: He had lost.

Akhunzada Bahrawar Saeed: Why was not an elected M.N.A. equally qualified, considered for this job?

This is the discretion of the Prime Minister.

Akhunzada Bahrawar Saeed: Does it not amount to rejecting the verdict of the electorate and ignoring the qualified persons of the House ?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Sir, is he a candidate for that ? I will certainly present. . . . . .

Mr. Chairman: No, no, the right answer is that it is the discretion of the Prime Minister.

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: I know Sir, I think this question should not even be asked because this is a constitutional right with the Prime Minister.

Mr. Chairman: That is the answer.

پروفیسر خورشید احمد:- کیا وزیر موصوف اس کی وضاحت کر سکیں گے
کہ اخبارات میں ان پانچ کے علاوہ جو بے شمار ایڈوائزرز کی فہرستیں
شائع ہوئی ہیں وہ آئین کے تحت ہیں یا ان کی حیثیت کچھ دوسری ہے

جناب چیئرمین: طارق رحیم صاحب۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: I think it is strange that I should have to answer this question to such a learned Member. The Constitution provides that not more than five Advisors and that these appointments are under that provision of the law. As far as the other Advisors are concerned, he may know it, I do not. There could be advisor to a Ministry but that is not a constitutional member.

Mr. Chairman: Khawaja Ahmed Tariq Raheem, your answer should be that the other Advisors are the Advisors to the Ministries. You only confuse the issues by that.

پروفیسر خورشید احمد:- اگر طارق رحیم صاحب کا جواب وہی ہے جس
کی طرف جناب چیئرمین نے اشارہ کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ صحیح جواب
تھا۔ تو دراصل جو بنیادی سوال میں اٹھانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان
کی دستوری حیثیت ہے لیکن باقی سارے ایڈوائزر جو ہیں کیا گورنمنٹ
انکو جاتے ہیں انکا کوئی حلف ہے ان کے کوئی رول اینڈ ریگولیشنز ہیں حالانکہ
ان کے لئے بھی اخبارات میں جو بات آ رہی ہے کہ ان کی حیثیت ایڈوائزر
کی ہے وہ جھنڈے استعمال کر رہے ہیں وہ دفاتر میں جا رہے ہیں وہ فائلیں
منگوا رہے ہیں۔ یہ ہے اصل مسئلہ۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: I don't think that is the case. As far as the Office Secrets Act is concerned, it is those Advisors who have taken oath and who are there under the Constitution. They are entitled to these privileges. There are Special Assistants but some of them do not have the same right. Now, if a Special Assistant who deals with sensitive matters, an appropriate action is taken to that extent.

Dr. Noor Jehan Panezai: Point of order.

Mr. Chairman: Yes, Dr. Noor Jehan on a point of order.

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی: جناب! خواجہ طارق صاحب اس لئے غلط فرما رہے ہیں کہ انہیں اپنے منسٹرز پر کوئی اعتماد نہیں ہے نہ کوئی منسٹر اتنا competent ہے اس لئے انہوں نے اسپیشل اسسٹنٹوں کے یہ ڈھیر لگا دیئے تاکہ انکو look-after کیا جائے اور انہیں جھنڈا اور گاڑی دی جائے۔

Mr. Chairman: It is no point of order.

راجہ شاہد ظفر: یہ بجا فرما رہی ہیں جو سابقہ حکومت تھی اس میں بڑے competent Ministers تھے اور پارلیمانی سیکرٹریز تھے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب اگلا سوال نمبر ۱۵۰ جناب سرتاج عزیز صاحب

PIRCE STABLIZATION FUND

150. ***Mr. Sartaj Aziz:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether there is a proposal under considertion of the Government to set up a Price Stabilization Fund for perishable commodities like potatos and onions, to improve the capacity of the procurement agency to undertake procurement on an adequate scale; and

(b) whether there is any proposal to set up such Fund for non-perishable commodities like rice and cotton ?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha: (a) No such proposal is under consideration at present. Existing price support system is considered to be working well.

(b) Not at present.

Mr. Sartaj Aziz: With regard to part (a) Mr. Chairman, I am sure the honourable Minister is aware that the National Commission on Agriculture had submitted a detailed proposal for Price Stablization Fund for perishable commodities and the proposal was even approved by the Economic Committee of the Cabinet. The fact is that he answered the question in the negative. Does it mean that this proposal which was made in the interest of stablizing the prices has now been rejected by the Government ?

جناب احسان الحق پراچہ:- جناب یہ فاضل ممبر کو ہی پتہ ہو گا- اگر کوئی ایسی تجویز تھی ان کے زیر غور اور کوئی تجویز یا سفارشات اس کمیٹی میں پیش ہوئی تھیں تو فاضل رکن بھی اس کے ممبر تھے۔ لیکن اس وقت جو موجودہ پالیسی ہے وہ جواب میں نے دے دیا کہ اس وقت کوئی ایسی price support policy گورنمنٹ کے زیر غور نہیں ہے اور جو سسٹم چل رہا ہے وہ ٹھیک چل رہا تھے۔

جناب سرتاج عزیز:- اس کا مطلب یہ ہوا کہ جواب incomplete ہے یہ جا کر ریکارڈ میں دیکھیں کہ اگر ایسی تجویز in principle approve ہوئی تھی تو اس پر یہ باقاعدہ فیصلہ کریں کہ اس کی ضرورت ہے یا نہیں ہے۔

جناب احسان الحق پراچہ:- جناب! میرے نقطہ نگاہ سے جواب بالکل مکمل ہے اور مجھے جو انفرمیشن ملی ہے اس کے مطابق میں نے صحیح جواب دے دیا ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۱۵۱ عالم علی لالیکا صاحب۔

RE-EMPLOYMENT IN STATE BANK OF PAKISTAN

151. *Mian Alam Ali Laleka: Will the Minister for Finance an Economic Affairs be pleased to state :

(a) the names, designations of the officers of the State Bank of Pakistan serving in Grade-II and above who have been re-employed

[Mian Alam Ali Laleka]
after 31st October, 1988, indicating also the date of their re-employment and the period for which re-employed separately in each case; and

(b) whether it is a fact that the Government has decided to discontinue the policy of re-employment in service of the government servants after superannuation ?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha: (a) The following officers have been re-employed in the State Bank of Pakistan after 31st October, 1988 with the approval of the President on 20th November, 1988 for a period of 2 years after their superannuation :—

	Name and Grade	Date of assumption of charge.
1.	Mr. Taiyab Ali Officer Grade-I	21-11-1988
2.	Mr. Muhammad Yunus Butt, Senior Grade-II Officer . . .	22-11-1988
3.	Mr. Zafar Mohd. Khan, Senior Grade-I Officer	22-11-1988
4.	Mr. Muhammad Aslam Shaikh, Grade-I Officer	1-2-1989
5.	Mr. S. Mukhtar Hussain Shah, Officer Grade-I.	1-2-1989

(b) According to the latest policy of the Government re-employment is given on case to case basis keeping in view the need and the suitability of the officers.

میاں عالم علی لالیکا: ضمنی سوال - میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ایک طرف گورنمنٹ کہتی ہے کہ کسی صورت میں بھی ملازمتوں میں توسیع نہیں کی جائے گی اور پھر دوسری طرف منظور نظر افراد کو موزونیت کے حوالے سے توسیع دی جاتی ہے - اس موزونیت کے بارے میں کیا وزیر خزانہ وضاحت فرمائیں گے کہ اس موزنیت کا کیا معیار ہے۔

جناب احسان الحق پراچہ: - جناب والا! میں نہایت معذرت سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ فیصلہ بھی نگران حکومت کا ہے اور extensions پانچ آدمیوں کو ملی ہیں وہ سابقہ حکومت کی سفارش پر صدر محترم نے ۲۰ نومبر کو احکامات دیئے

تھے لہٰذا ہم تو اپنی پالیسی پر قائم ہیں ہم extensions نہیں دیں گے لیکن آپ کے سوال کے جواب میں یہ لسٹ جو میں نے دی ہے یہ سابقہ حکومت نے دی ہیں اور سابقہ حکومت کے سابقہ وزیر خزانہ کی سفارش پر سٹیٹ بینک کے گورنر کی سفارش پر صدر محترم نے دو سال کے لئے دی ہیں لیکن ان کیسز کو بھی ہم review کر رہے ہیں کہ واقعی یہ extensions صحیح آدمیوں کو ملی ہیں اگر صحیح آدمیوں کو نہیں ملیں تو ہم انشاءاللہ تعالےٰ ان کی extension قواعد کے مطابق ایگریمنٹ کو ختم کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۱۱۸ سید فصیح اقبال

INCOME TAX ASSESSMENT

118. ***Syed Faseih Iqbal (Put on his behalf):** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that the employees of Government owned/controlled Corporations are treated *at par* with government servants in the matter of assessment of their income tax ?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha: Yes, in matters of salary income they are treated *at par*. In matters of certain perquisits there are some differences.

Mr. Chairman: No supplementary question.

That brings us to the end of the Question Hour. We now move on the leave applications.

Mr. Ahmedmian Soomro: Mr. Chairman, Sir, we had passed a unanimous resolution in the Senate recommending to Government that all ex-parliamentarians may be allowed VIP treatment as is being allowed to retired army officers and retired even civil servants. May I through him (addressing Khawaja Ahmed Tariq Raheem) know what is the stage of that ?

Khawaja Ahmad Tariq Raheem: Sir, as I clarified the other day, we have circulated the said resolution to the various Ministries, as the Chairman knows, Ministry of Aviation and the various rest

[Khawaja Ahmed Tariq Raheem]

houses. Active action is being taken and we are going to implement the contents of the resolution as passed by this House and proper VIP arrangements will be accorded. You know for that in the Warrant of Precedence we have to make amendments. Those things are taking a little time but we are actively doing this.

Mr. Chairman: Thank you very much becuase that matter was a unanimous resolution and whenever it has been processed through all stages, I will be grateful if early action can be taken on that.

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: We are all on it.

Mr. Ahmedmian Soomro: Can it be done in about a month's time more, Sir ?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: I think we can possibly do it a little earlier.

Mr. Chairman: I think now that Mr. Tariq Raheem is at it, I can assure you he can get things done.

Mr. Ahmedmian Soomro: That is why I wanted to draw his personal attention.

Mr. Shad Muhammad Khan: Mr. Chairman, Sir.

Mr. Chairman: Yes Mr. Shad Muhammad Khan.

جناب شاد محمد خان :- جناب اس پر ہم بڑے خوش ہیں -

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین :- رخصت کی درخواستیں، ملک فرید اللہ خان صاحب، ناسازی طبع کی بنا پر ایوان میں ۹ تا ۱۴ فروری ایوان میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں -

رخصت منظور ہوئی -

جناب چیئرمین: جناب طارق چوہدری نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے ۱۶ فروری کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: جناب جاوید جبار، وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات نے اطلاع دی ہے کہ وہ اپنی ناگزیر وجوہات کی بنا پر ایوان میں ۱۴ تا ۲۳ فروری شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین: قاضی حسین احمد ۱۵ فروری کو ایوان میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے اس دن کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے کیا۔ آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور ہوئی)

ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Chairman: Now, we go on to the adjournment motions.

(Pause)

I believe the adjournment motions have been suspended. So, we can proceed with the discussion straightaway.

(Interruptions)

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Sir, the adjournment motions were suspended that is why we are not prepared with that. We have also got a copy of a resolution which was sought to be moved by Mr. Sartaj Aziz after having waived the provisions of Rule 120 and that is in respect of the withdrawal of the Russian forces from Afghanistan and I had requested the Foreign Minister to be here for that purpose.

Mr. Chairman: So, I think we will proceed with the agenda as it is.

پروفیسر صاحب یہ کل کی جو قرارداد ہے اس میں today and subsequent sitting دونوں کے لئے انہوں نے move کیا ہوا ہے۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Sir, there are two motions regarding election to the Standing Committees.

Mr. Chairman: Yes, please read it out. It is item No. 3 on the agenda.

ELECTION OF SENATORS TO SOME STANDING COMMITTEES

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Sir, I beg to move :

That the following Senators be elected as members to the Standing Committees as shown against each :—

(1)	Haji Gul Sher Khan Senator	(i)	Committee No. 4 — on Petroleum and Natural Resources and Water and Power.
		(ii)	Committee No. 6 — on Foreign Affairs, Kashmir Affairs and Northern Areas and States and Frontier Regions.
(2)	Malik Sadullah Khan		Committee No. 6 — on Foreign Affairs, Kashmir Affairs and Northern Areas and States and Frontier Regions.

Mr. Cahirman: It has been moved by Khawaja Ahmed Tariq Raheem, Minister of State for Parliamentary Affairs .

That the following Senators be elected as members to the Standing Committees as shown against each :—

(1)	Haji Gul Sher Khan Senator	(i)	Committe No. 4 — on Petroleum and Natural Resources and Water and Power.
		(ii)	Committee No. 6 — on Foreign Affairs, Kashmir Affairs and Northern Areas and States and Frontier Regions.
(2)	Malik Sadullah Khan		Committee No. 6 — on Foreign Affairs, Kashmir Affairs and Northern Areas and States and Frontier Regions.

(The motion was adopted).

Mr. Ahmedmian Soomro: May I with your permission ask whether they are being put as extra Members or in place of any vacancies.

Mr. Chairman: I think we can sort it out later. The above senators stand elected to the Committees shown against each.

Next we take up item No. 4, on the agenda. Mr. Sartaj Aziz to move the resolution standing in his name.

(interruptions)

Mr. Ahmed Mian Soomro: What about my point.

جناب چیئرمین :- جی وہ بعد میں کریں گے ابھی تو election ہی ہو رہا ہے ۔

because I do not think the rules place any limit.

Mr. Ahmedmian Soomro: No, Sir, they do not place any limit. I just wanted to know whether they are being put as additional members or in place of any vacancy.

Mr. Ghulam Haider Talpur: Point of order, Sir.

جناب چیئرمین :- تالپور صاحب ! پہلے Resolution ہو جائے ۔

Mr. Ghulam Haider Talpur: Just a minute, Sir. I had made a submission, and put an application that my name may also be included in one of the Standing Committees because my name stands in only one single Committee, Sir.

جناب چیئرمین :- آپ کی درخواست موصول ہو گئی ہے اس پر ہم کوئی نہ کوئی کارروائی کریں گے ۔

Mr. Ghaulm Haider Talpur: Very well, Sir. Thank you.

Mr. Chairman: Mr. Sartaj Aziz.

Mr. Sartaj Aziz: Do I only read the resolution or do I have the permission to make a short statement also.

Mr. Chairman: I think you should read the resolution and if it is not being opposed then we will see. First, you move for the suspension of the rule.

MOTION UNDER RULE 236

Mr. Sartaj Aziz: I beg to move :

"That under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirement of sub-rule (1) of Rule 120 and Rule 22 of the said Rules be dispensed with for consideration of the resolution."

Mr. Chairman: It has been moved :

"That under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirement of sub-rule (1) of Rule 120 and Rule 22 of the said Ruels be dispensed with for consideration of the resolution."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The motion is adopted. Mr. Sartaj Aziz you may move the resolution.

RESOLUTION: RE; WITHDRAWAL OF RUSSIAN TROOPS FROM AFGHANISTAN AND FELECITATION TO MUJAHIDEEN

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, I move the following resolution :

"On the historic occasion of the withdrawal of Russian troops from Afghanistan, this House extends to the Afghan Mujahideen its warmest felicitations on the glorious struggle they waged for the past nine years for their independence and sovereignty.

This House also considers that their struggle and sacrifices have added a golden chapter to Afghan history, bringing hope to the weaker and the smaller nations that no powerful country could dominate them with brute force '.

Here, I make some changes to the written text previously supplied. So, I read it out as I wish to move it :

"This House also commands the positive role of the Government of the USSR for fulfiling their obligations under the Geneva Agreement signed in April, 1988, and expresses the hope that they will gracefully accept the verdict of the people of Afghanistan and the geo-political realities of the region.

The Senate also expresses its profound hope that the Afghan Mujahideen will forge unity among themselves to establish a broad based government to fulfil their cherished goals and aspirations".

Mr. Chairman: Could you give me the changed version of your resolution.

Mr. Sartaj Aziz: I will Sir.

Mr. Chairman: Sahabzada Sahib, is it being opposed.

Sahabzada Yaqub Khan: Mr. Chairman, Sir, I would like not only to support the motion but also make a short statement, if I may.

Mr. Sartaj Aziz: May I make a statement first Mr. Chairman?

(Interruptions)

Prof. Khurshid Ahmed: We would like to make very short statements on that.

Mr. Chairman: Because it is not being opposed, so kindly make very very short statements. Yes Mr. Sartaj Aziz, very briefly please.

Mr. Sartaj Aziz: Sir, 15th February is truly a historic day because it represents the culmination of the struggle of the Afghan people to protect their independence and sovereignty. This is the second time in our brief post-war history that events in the world history have proved that might is not always right. The first time, of course, was the withdrawal of the US forces from Vietnam. This achievement should be shared by the Government and the people of Pakistan because of the principled stand it adopted, because the sacrifices that the people made particularly in NWFP and Baluchistan, in welcoming smilingly three million refugees and bearing all the burdens that were imposed, also the bomb blasts and air raids that came across the border, were a part of the sacrifices that the people of Pakistan gave in achieving this end. This is an achievement Mr. Chairman, that we should be proud of as a nation we should not minimise its importance for party considerations. In fact, I may point out here that the general tendency seen in the last few weeks

that everything that happened in the last eight plus three years was bad and everything that happened earlier and in happening now is good, should be overcome in situations like this because this is an achievement of historical significance for us as a nation and we should be proud of it. In this context I want to pay special tribute to our Foreign Minister Sahabzada Yaqub Khan who very patiently and resolutely through all the years brought to fruition the Geneva Agreement which ultimately led to the withdrawal of Soviet troops.

Finally, Mr. Chairman, in the post-withdrawal situation the most important need is the unity of the Afghan Mujahideen because only that unity will ensure that the turmoil which has dominated that country and brought so much sufferings to the people can ultimately end and bringing hope and peace to that war torn country. Thank you. Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you.

Mr. Bashir Ahmed: Mr. Chairman, I would like to move a small amendment to the text of this resolution.

جناب چیئرمین :- آپ کی طرف بھی آتے ہیں پہلے ذرا ان کی بات سن لیں
Amendment بعد میں ہو گی ۔ محمد علی خان صاحب ۔

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman Sir, I am thankful to Mr. Sartaj Aziz for having moved this resolution extending warmest felicitations to the brave Afghan Mujahideen who fought against a super power not only for their own independence but also for the independence and integrity of all the countries here in the sub-continent. Sir, history has proved that any invading force in Afghanistan has not stopped at Torkham. Had the Russians stablized their position in Afgahnistan, I am definite the next target would have been Pakistan and later on India and Bangladesh for that matter. Sir, Russia thought that they will be able to occupy Afgahnistan without any resistance like certain satellites in eastern Europe and turn Afghanistan into another Tajikistan but they miserably mis-calculated the Afghan bravery, their love for freedom, their moral courage and their great devotion to Islam. Sir, by compelling the Russians to withdraw her forces from an occupied territory for the first time in their history has given the Afghan Mujahideen a place of honour in the annals of history.

Sir, I am sure all the right thinking people throughout the world except, of course, those who are Russian agents are offering their heartiest congratulations to the brave Afghan Mujahideen for their struggle against an invading army. They believing in the old maxim of death to the invador never accepted foreign domination. Sir, we on our part extended a helping hand in the true Islamic spirit because they are the Muhajireen in the real sense. These are the people who left their homes and hearth for the sake of

that is the glory of Islam and went in batches to fight the infidels who invaded their sacred soils and they really believed in

and by the grace of God Almighty their final victory is insight. Sir, I will be failing in my duty if I do not mention the glorious part played by the Muslim League Government of Mr. Muhammad Khan Junejo in this connection. He was the person who got the Geneva Accord signed and made the Russians withdraw her forces and *Insha Allah* this will now bring peace and prosperity to Afgahnistan. I thank you, Sir.

Mr. Chairman: Thank you. Qazi Hussain Ahmad Sahib.

قاضی حسین احمد: شکریہ جناب چیئرمین! افغان مہاجرین نے اپنے اسلامی تشخص کو بچانے کے لئے پاکستان کی طرف ہجرت کی تھی اس ہجرت کی ابتدا اس وقت ہوئی جب افغانستان میں کمیونسٹوں کے اشتراک سے داؤد برسر اقتدار آیا۔ جناب چیئرمین! ۱۹۷۴ء میں ہجرت کا آغاز ہوا اور ۱۹۷۴ء میں جدوجہد کا آغاز ہوا استاد برہان الدین ربانی پرنسپل شریعت فیکلٹی کابل یونیورسٹی پاس آئے اور ۶ مہینے تک میرے پاس رہے بعد میں استاد ربانی کو پیپلز پارٹی کی حکومت نے پناہ دی اور مہاجرین کو بھی پناہ دی جناب چیئرمین! ہماری مغربی سرحدوں پر ایک اسلامی جدوجہد تھی۔ جس سے ہمارے اپنے ملک پاکستان کی سالمیت وابستہ تھی۔ اس لئے ہمیں اپنی تمام پارٹی پالیٹکس سے بالاتر ہو کر اعتراف کرنا چاہیئے جس جس نے بھی بحیثیت مسلمان اور پاکستانی کے اس میں کوئی کردار ادا کیا میں بالکل شرح صدر سے اس بات کا اعتراف کرتا ہوں ۷۷ء میں مارشل لاء کے نفاذ سے پہلے یہاں ۵ ہزار مہاجرین موجود

[Qazi Hussain Ahmed]

تھے ان میں گلبدین حکمت یار استاد برہان الدین ربانی مولوی یونس خالص اور مولوی نصراللہ منصور بھی شامل تھے اور اس وقت تھی یہاں پیپلز پارٹی کی حکومت ہی ہم نے اپنے نظریاتی مقاصد (اپنے اسلامی) مقاصد اور اپنی سالمیت کو بچانے کے لئے پناہ دی تھی جب جنرل محمد ضیاءالحق کی حکومت آئی تو کسی بخل سے کام نہیں لینا چاہئے اور اس بات کا اعتراف کرنا چاہئے کہ انہوں نے اپنے پورے دور میں اس مسئلے کو عالم اسلام کا مسئلہ سمجھا پاکستان کا مسئلہ سمجھا اور اپنی پوری قوت کے ساتھ ہر انٹرنیشنل فورم پر ان کی وکالت کی اور انہوں نے ان کو ہمت اور حوصلہ دیا اس کے بعد جب مسلم لیگ کی حکومت برسراقتدار آئی تو انہوں نے بھی اسی پالیسی کو برقرار رکھا جو موجودہ حکومت بھی اسی پالیسی کو برقرار رکھا ہے اور اسکے نتیجے میں ہم نے یہ فتح مبین کا دن دیکھا صدیوں کے دور انحطاط کے بعد امت مسلمہ کو اپنا سر فخر سے بلند کرنے کا ایک موقع ہاتھ آیا ہے جناب والا! ہمیں اس بات کا اعتراف کرنا چاہیئے اس پوری جدوجہد کا سہرا افغان عوام افغان مجاہدین اور افغان شہداء کے سر ہے پاکستان کے عوام بھی ان کی اس کامیابی میں برابر شریک ہیں سر ہے جنہوں نے ان کو اپنا مہمان سمجھا ان کی عزت کو اپنی عزت سمجھا۔ ان کی عورتوں کو اور ان کے بچوں کو پناہ دی اور ان کی خاطر یہاں اپنے ملک میں مصیبتیں برداشت کیں بم بلاسٹ برداشت کئے جن میں سینکڑوں۔ معصوم جانیں ضائع ہوئیں یہ افغان عوام کے ساتھ ساتھ پاکستان عوام کے لئے بھی مبارکباد کا دن ہے اور پوری امت مسلمہ کے لئے خوشی

اور فتح مبین کا دن ہے ہم سب کو متفقہ طور پر اس فتح کی خوشی میں شامل ہونا چاہئے کہ بنیادی طور پر ابتدا ہی سے یہ جنگ ایمان اور اسلحہ کی قوت کے مابین تھی۔ اور اسلحہ کی قوت پر ایمان کی قوت غالب آگئی اور اقبال

کی وہ بات بالکل یقینی ہو گئی کہ

اللہ کو پامردیٔ مومن پہ بھروسہ

ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

پامردیٔ مومن آج کامران ہے اور کامیاب ہے اور اس کے ساتھ جناب چیئرمین! میں یہ بھی عرض کرتا ہوں بالکل ابتدا سے شک و شبہ میں مبتلا لوگ یہ کہتے تھے روس جہاں داخل ہوا ہے۔ وہاں سے وہ کبھی واپس نہیں ہوا لیکن افغانوں نے ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ انہوں نے افغانستان میں کبھی بھی کسی کی غلامی قبول نہیں اور نہ اب قبول کی ہے روسیوں کو انہوں نے اپنی تاریخ پھر دکھائی ہے جس طرح ماضی میں انہوں نے انگریزوں کو افغانستان سے پسپا کر دیا تھا اور انہیں پسپا ہونے کے بعد پھر برصغیر سے بھی نکلنا پڑا اور پھر بعد ازاں کی ایمپائر سکڑتی چلی گئی یہاں تک کہ جس ایمپائر کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ اس پر سورج غروب نہیں ہوتا آج اس کی حالت یہ ہے سورج طلوع نہیں ہوتا۔ کہ اسی طریقے سے انشاءاللہ روس افغانستان سے پسپا ہوا ہے، یہاں کے بعد اب اس کو بخارا، تاشقند اور سمرقند اور مسلمانوں کے باقی تمام علاقوں سے پسپا ہونا پڑے گا۔ جہاں جہاں اس نے زبردستی اور قوت کے ساتھ قبضہ کیا ہے وہاں وہاں سے اس کو نکلنا پڑے گا۔ اس وقت مجھے قرآن کریم کی وہ آیت یاد آتی ہے کہ جب غزوہ خیبر کے بعد اللہ نے فرمایا جب کہ لوگوں کا یہ تھا کہ یہ نہیں نکلیں گے۔ اور ان کا بھی یہ خیال تھا کہ ان کا مضبوط حصار ان کو بچا لے گا۔ لیکن اللہ کے حکم سے ان کو کوئی نہیں بچا سکا۔ اسی طریقے سے ان روسیوں کا بھی یہ خیال تھا کہ روسی ٹینک جب آئیں گے تو کون ہو گا۔ جو اس کے مقابلے میں کھڑا رہے گا۔ لیکن افغانوں نے ثابت کر دیا ہے کہ ایک مرد مومن اپنے ایمان کی قوت سے

[Qazi Hussain Ahmed]

روسی ٹینک اور روسی اسلحہ پر غالب ہے آج روسی پسپا ہو رہے ہیں اور انشا اللہ ان کے جو collaborators ہیں ان کو بھی ملک چھوڑنا پڑے گا۔ جن لوگوں نے ان کو بلایا اور جن لوگوں نے ان کا ساتھ دے کر لاکھوں افغانوں کا خون بہایا۔ ان سب کو پشیمان ہونا پڑے گا۔ لیکن جناب چیئرمین افغانیوں کو زیادہ خون ریزی سے بچانے کے لئے میرے خیال میں روس سے یہ درخواست کی جائے کہ وہ اپنے پانچ ہزار collaborators کو اپنے ساتھ لے جائے تاکہ افغانستان میں مکمل امن قائم ہو اور افغانستان میں ایک اسلامی اور افغانوں کی اپنی منتخب حکومت قائم کرنے کے لئے راستہ ہموار ہو شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب والا! کل کا دن ایک تاریخی دن ہے جو کہ اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رہے گا کیونکہ وہاں سے ایک سپر پاور جو اپنی غنڈا گردی اور طاقت کے بل پر ایک Islamic state پر حملہ آور ہوئی تھی اسے وہاں پر شکست ہوئی اور مجبوراً one sided decision لے کر اسے وہاں سے بھاگنا پڑا میں ایک دوسری سپر پاور امریکہ کی ویت نام میں مداخلت سے اس کو کرتا ہوں۔ جب وہاں کے عوام کے خلاف امریکہ نے ویت نام پر حملہ کیا تھا تو اس کو بھی وہاں پر اسی طرح defeat ہوئی تھی اور وہاں سے وہ بھاگ نکلا تھا۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ سپر پاورز کو سبق سیکھنا چاہیئے کہ کسی بھی چھوٹی قوم کسی بھی چھوٹے ملک پر invasion اچھی چیز نہیں اور ایسی صورت میں ہمیشہ سپر پاور کا مقدر شکست ہوتی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ جو اس تاریخی دن کو ہم appreciate کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آج ہمیں وہ تاریخی ریکارڈ historical Accord میں سے دنیا کا کموں گا جو کہ Geneva Accord ہے جس کا سارا credit جونیجو گورنمنٹ کو جاتا ہے جو کہ ایک continent کے لئے بہت ہی important Accord تھا اگر یہ

Accord نہ ہوتا تو آج Russians وہاں رہتے اور پھر پتہ نہیں کوئی اور سپر پاور یہاں jump کرتی اور گلف کے جو ways ہیں وہاں پر blookade ہوتا ۔ آپ کو پتہ ہے کہ اس دوران میں گلف میں کس طرح کی problems رہی ہیں اس وجہ سے بھی یہ ہمارے continent کے لئے اچھا خاصا important ہے۔

اس کے بعد جناب، اب جب کہ Russians اپنی defeat تسلیم کر کے وہاں سے بھاگ نکلے ہیں تو ہمیں افغانستان کے ان مہاجرین بھائیوں کی قربانیوں کو سامنے رکھتے ہوئے۔ ان کو سلام کرنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے اتنی دیر تک struggle جاری رکھی اور آخر کار ایک سپر پاور کو بھگا دیا۔ لیکن ساتھ ہم یہ بھی point out کرنا چاہتے ہیں کہ اب جب کہ وہاں گورنمنٹ میں کوئی Russian جہاں تک میری information ہیں، یہاں پر Ministry of Foreign Affairs موجود ہے، انکو زیادہ پتہ ہوگا کہ وہاں پر کوئی بھی روسی موجود نہیں اور وہاں پر افغانستان کی PDP یعنی Peoples Democratic Party کی حکومت ہے میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ بہتر یہ رہے گا۔ کہ اب یہ ہمارے بھائی وہاں افغانستان واپس جا کر گورنمنٹ کے خلاف اگر کوئی agitation کرنا چاہتے ہیں یا demonstration کرنا چاہتے ہیں تو کریں یہ انکا سیاسی اور جمہوری حق ہے اور ہمارا اخلاقی فرض کل تک فوجوں کی واپسی تک پورا ہو چکا ہے، اس کے بعد ہم مزید ان سے درخواست کریں گے کہ وہ باعزت طریقے سے افغانستان میں واپس جائیں اور وہاں پر گورنمنٹ کے خلاف مظاہرے کریں۔ political demonstration کرنے کے بھی طریقے ہوتے ہیں۔ الیکشن کرانے کے لئے pressurize کرنے کے طریقے ہوتے ہیں ۔ وہ وہاں الیکشن کرائیں۔ اگر عوام کی ان کو mandate ملتی ہے تو پھر they are supposed to rule there

اس کے بعد میں عرض کرتا ہوں، میں چونکہ زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ کیونکہ ابھی کچھ اور دوست بولنا چاہتے ہیں۔ ہمیں گورنمنٹ کی سطح پر وہاں کے internal affairs میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہم بھی اسی non-aligned

پالیسی کے تحت عمل کرتے رہے ہیں اگر یہاں سے کوئی statement جاری ہوتی ہے کہ وہاں سے یہ گورنمنٹ نکل جائے اور یہ گورنمنٹ بن جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں کل کو آپ کے لئے بھی یہ کہہ سکتا ہے کوئی اس لئے بہتر یہ رہے گا کہ ہم ان افغان بھائیوں کو کہیں کہ وہ واپس جا کر وہاں struggle کریں۔

We should not interfere in internal affairs of Afghanistan. I thank you very much Sir.

Mr. Chairman: Thanks, I will not allow a very long debate on this. Now, Mr. Jogezai.

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: شکریہ! افغانستان کی تاریخ میں یہ تیسرا موقع ہے کہ ایک غاصب کو وہاں سے نکلنا پڑا۔ ایک موقع وہ تھا جب سکندر اعظم ایران سے تو چھ ہفتے میں گزر گیا۔ مگر افغانستان میں تین سال ٹکریں مارتا رہا اور آخر کار اپنے وطن واپس چلا گیا۔ دوسری بار چنگیز خان نے حملہ کیا اور انسانوں کے سروں کی برجیاں بنائیں مگر وہ بھی وہاں سے ناکام واپس چلا گیا۔ اور افغانستان پر حملہ نہ کر سکا۔ تیسری بار انگریز وہاں آیا۔ جس بری شکست کے بعد وہ افغانستان سے نکلا وہ تاریخ میں درج ہے۔ چوتھی بار روسیوں نے حملہ کیا اور انہیں بھی وہاں سے نامراد واپس جانا پڑا۔ اور پاکستان اور تمام اہل اسلام اس حملے سے اور اس بربریت سے جو وہ روا رکھا کرتے ہیں جس کی تاریخ سترویں صدی سے شروع ہوتی ہے جب کہ مسلمانوں کے اٹھارہ لاکھ مربع میل کے علاقے میں اس نے قبضہ کیا ہوا ہے۔

ایک چیز جو ہمارے سامنے ہے وہ ایمان اور موجودہ اسلحہ کی جنگ ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ بہت سارے قلعے ایمان کی طاقت سے فتح ہوئے اور یہ ہمیشہ سے ہوتا رہا ہے آج یہ ہمارے سامنے واقعہ ہوا ہے۔ اس سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ جیسے کہ حضرت علامہ اقبال نے کہا ہے۔

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی
کافر ہے تو شمشیر پر کرتا ہے بھروسہ

یہ بھی آپ نے اس ملک میں دیکھ لیا اگر ہم نے اپنے کردار اور ایمان اپنے اخلاق صحیح معنوں میں اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر بنائے تو ہمیں کئی فتوحات نصیب ہوں گی۔ انشاءاللہ! یہ جو ہم پر روز بروز کی مصیبتیں آتی ہیں، روز روز کی لڑائیاں ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے کرم سے ختم ہو جائیں گی۔

اب جب کہ ہماری شمال کی طرف سے خطرے کی گھنٹیاں ختم ہوگئیں اور ہم اب اس طرف سے محفوظ ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ اب اپنے ملک کی ترقی اپنے درمیان یکجہتی کی طرف آپس میں ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے کی بجائے ایک دوسرے کے ساتھ ہاتھ ملا کر اس ملک کی ترقی اور اس ملک کی مضبوطی کی طرف توجہ دیں۔ میں اس وقت کی جونیجو حکومت کو اور موجودہ بے نظیر حکومت کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے افغان پالیسی میں سرمو انحراف نہ کیا۔ آج مجھے جنرل ضیاءالحق یاد آتے ہیں۔ اس کے مومنانہ کردار کی عکاسی اسکی اس افغان پالیسی سے ظاہر ہوتی ہے اور ہمارے سارے مسلمان اس پر آج خوشحال و فرحاں ہیں۔ کہ ہمارے سر سے ایک بڑی مصیبت جو اسلام کے لئے خطرہ تھی جو ہمارے ایمان کے لئے خطرہ تھی ٹل گئی ہے مجھے ان بھائیوں پر افسوس ضرور ہوتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ افغانوں کی جنگ نہیں ہے یہ روس اور امریکہ کی جنگ ہے۔ مر گئے ہم تباہ ہو گئے ہم اور جنگ روس کی تھی۔ اور امریکہ کی تھی۔ آج اسکا وہ بیان، آج اسکا وہ کردار ہمارے سامنے ہے ان کو کم ازکم اپنے گریباں میں جھانک کر شرمانا چاہیئے۔ والسلام۔

Mr. Chairman: We have another item to go through and the House will in all probability be prorogued today. So, if you would permit me I would like to conclude the debate and ask Sahebzada Sahib to make the statement.

Khawaja Ahmad Tariq Raheem: That is correct.

Mr. Bashir Ahmed: Sir, I just want to speak for two or three minutes.

جناب چیئرمین :۔ وقت نہیں ہوگا۔

Mr. Bashir Ahmed: I will just speak for two or three minutes. I will just make brief observations.

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Sir, we are short of time and there are other items also.

جناب چیئرمین :۔ دوسرا کام رہ جائے گا اسی لئے میں کہہ رہا ہوں

I think we will conclude the debate and ask Sahabzada Sahib to make a statement. Yes Sahabzada Sahib.

Mr. Bashir Ahmed: I will just make a few observations, Sir.

Mr. Chairman: No please, I am not allowing any more speeches.

Mr. Bashir Ahmed: But, Sir, I made an amendment and I would like to speak on that.

جناب چیئرمین :۔ وہ amendment آپ کی آئی ہوئی ہے۔ move ہوگی۔

Mr. Bashir Ahmed: I want to introduce that amendment.

جناب چیئرمین :۔ وہ بعد میں ہوگی۔ statement تو آجائے آپ کی amendment بعد میں آئے گی۔ جی صاحبزادہ صاحب۔

Sahabzada Yaqub Khan: Sir, on behalf of the Government I would like to associate myself representing the Government, with the motion put forward by Senator Sartaj Aziz, and support it whole-heartedly. Mr. Chairman, February 15, 1989, marks a watershed in the annals of the struggle for freedom. The withdrawal of Soviet troops from Afghanistan would not have been possible had it not been for the valiant struggle of the Afghan people. Over the nine years of the conflict the Afghan nation has sacrificed more than 9 million people while another 7 million have been displaced. They have fought heroically against heavy odds, resolute in their faith that the 'Jehad' will utlimately triumph. The withdrawal of the Soviet

troops is also a testimony to the consistent and sound policy pursued by Pakistan in support of the Afghan cause. The fact that an overwhelming majority of international community endorsed our stand, clearly demonstrates that it was based on immutable principles enshrined in our faith and in the law of the nations. The people of Pakistan can take justifiable pride in the success of our Afghan brothers. We too have paid a heavy price for their sake true to the noble traditions of our faith.

At this time we should also record our appreciation for the wisdom and sagacity of the Soviet leadership to withdraw their troops from Afghanistan.

We would like to place on record our appreciation for the valuable contribution made by the Secretary General of the United Nations and his representatives who worked tirelessly to facilitate the conclusion of the Geneva Agreements.

The completion of the withdrawal of the Soviet forces must not detract from the ultimate objective of a comprehensive, peaceful and durable solution of the Afghanistan problem. The people of Afghanistan must now be allowed to exercise freely their right of self determination free from external intervention and interference. The Afghan people have formed a consultative Shura to nominate a broad based representative government, Pakistan fully endorses these efforts and wishes the Shura all success in its efforts to establish a representative and broad based government.

Finally, Mr. Chairman, I would like to acknowledge with gratitude and humility the gracious compliment paid to me. My own contribution in this process was very small and hardly worth mentioning and it is most encouraging to hear that this has been, however, humble it was, recognized in such gracious terms. As I have just mentioned, it is the heroism of the people of Afghanistan, sacrifices accepted by the people of Pakistan and the faith that inspired both. Also the support that the Foreign Office consistently received from colleagues, from the Government, from the President and finally the international community which supported us whole-heartedly including the OIC and, therefore, enabled a heroic struggle which was going on inside Afghanistan to be combined with diplomatic manoeuvre — external diplomatic manoeuvre that helped us to achieve the great success in which we have every right to be proud.

Mr. Chairman: Thank you.

Now Resolution itself is not being opposed by the Government but Mr. Bashir Ahmed would like to move an amendment. Mr. Sartaj Aziz you have a copy of the amendment he would like to move.

(Pause)

جناب چیئرمین :۔ جی بشیر صاحب آپ اپنی amendment پڑھیں :۔

Mr. Bashir Ahmed: Thank you Mr. Chairman.

I would just like to introduce an amendment in the context of the resolution. I think Afghanistan has seen enough of war and it is a war ravaged country. I think our efforts as well as of the Afghan people — of all sections of the Afghan people should be directed from now onwards towards peace because peace is in the interest of the region as well as it is in the interest of the peace and prosperity of our own country. So, we should from now onwards, as one of my colleagues here said, have a positive approach towards Afghan problem and we should strictly observe what our obligations under the Geneva Accord are and promote in the spirit of Geneva Accord, a settlement — broad based settlement in Afghanistan so that peace is established in the region and avenues of peace and prosperity are also opened up in our country. We should refrain from being dragged into the Afghan problem unnecessarily for the interest of other global and distant powers.

Now, I would like to introduce this amendment because there is no time for making lengthy speeches. Sir, I think you feel that I should not take much time, therefore, I will just read out this amendment. My amendment is that after the words 'among themselves' in the last para of the resolution the following be added:

> "and consult in an atmosphere of peace and amity with other sections and factions representing Afghan people inside as well as outside the country to establish a broad based government to help and fulfil the cherished goals and aspirations of the entire Afghan people".

This is what I propose as an amendment.

Mr. Chairman: Mr. Sartaj Aziz what is your reaction to this.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, I would oppose this amendment. If the purpose of this amendment is to draw an indirect reference to the PDPA Government and the need for the Mujahideen to involve them in these consultations then I oppose it even more vehemently because nobody should expect including this Russian lacked Government, a party or, a faction. A Government which brought so much misery and war to the people of Afghanistan can not be associated with any future government.

Mr. Chairman: So, I will put the amendment to vote.

Mr. Sartaj Aziz: But I am prepared to accept two words i.e. 'broad based government representing the people of Afghanistan'. That I think can be added if that would satisfy him.

(Interruptions)

جناب چیئرمین :- بہر حال یہ amendment میں put کر دیتا ہوں۔ and you decide. I will put the amendment to vote.

It has been moved by Mr. Bashir Ahmed:

"That after the words 'among themselves', the following be substituted:

'and consult in an atmosphere of peace and amity with other sections and factions representing Afghan people inside as well as outside the country to establish a broad based Government to help and fulfil the cherished goals and aspirations of the entire Afghan people'.

(The motion was negatived).

Mr. Chairman: The amendment is rejected.

Now, I will put the Resolution itself to vote. It has been moved by Mr. Sartaj Aziz, that the following resolution be passed by the House:

"On the historic occasion of the withdrawal of Russian troops from Afghanistan, this House extends to the Afghan Mujahideen its warmest felicitations on the glorious struggle they waged for the past nine years for their independence and soveriegnty.

This House also considers that their struggle and sacrifices have added a golden chapter to Afghanistan history, bringing hope to the weaker and the smaller nations that no powerful country could dominate them with brute force.

This House also commends the positive role of the Government of USSR for fulfiling their obligations under the Geneva Accord signed in April 1988 and expresses the hope that they will gracefully accept the verdict of the people of Afghanistan and the geo-political realities of the region.

The Senate also expresses its profound hope that the Afghan Mujahideen will forge unity among themselves to establish a broad based government to fulfil their cherished goals and aspirations."

(The resolution was passed unanimously)

FURTHER DISSCUSSION ON ADJOURNMENT MOTION RE: REPATRIATION OF STRANDED BIHARIS

Mr. Chairman: The resolution is passed unanimously. Now, we proceed to the next item of the agenda which is discussion on the adjournment motion already admitted.

Mr. Shafqat Hussain Shah,
Maulana Samiul Haq Sahib
Mr. Salim Saifullah Khan — not present.
Mir Nabi Bakhsh Zehri,
Mr. Ali Muhammad.

Mr. Chairman: Qazi Hussain Ahmed Sahib.

قاضی حسین احمد:۔ شکریہ جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمان الرحیم، جناب چیئرمین! ہم بنگلہ دیش میں پھنسے ہوئے پاکستانیوں کا ذکر ایک ایسے موقع پر کر رہے ہیں جب کہ ہم نے ابھی ایک قرارداد پاس کی ہے اور اس تاریخی دن کو فتح مبین کا دن قرار دیا ہے مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ اسی سال کے دوران افغانستان میں ایک اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی جو افغانوں کی امنگوں کی ترجمان ہو گی اور تیس لاکھ افغان مہاجرین عزت احترام اور وقار کے ساتھ ایک پرامن اور آزاد افغانستان میں واپس چلے جائیں گے۔ جناب چیئرمین! اس طریقے سے پاکستان کے اوپر سے آبادی کا وہ بوجھ کم ہو جائے گا۔ جس کے کچھ لوگ خود سندھ کے شہروں میں اور کراچی میں بھی چلے گئے اور مجھے یقین ہے کہ ایسی فضا اسی سال پیدا ہو رہی ہے کہ یہ تمام لوگ پورے پاکستان سے اپنی خوشی سے اپنی مرضی سے خود اپنے وطن واپس چلے جائیں گے جس ملک کی آزادی کے لئے انہوں نے اتنی بے بہا قربانیاں دی ہیں اس ملک میں واپس جانے سے کوئی ان کو نہیں روک سکتا اگر کچھ لوگ ان کو زنجیریں بھی پہنانا چاہیں تو انشاء اللہ وہ یہاں نہیں رہیں گے۔ وہ ضرور اپنے آزاد وطن میں واپس جانا پسند کریں گے اور وہاں آزاد لوگوں کی طرح رہنا پسند کریں گے۔ جناب چیئرمین! اسطرح تیس لاکھ لوگوں کا بوجھ ہم پر سے کم ہو جائے گا۔ ہماری پشتو زبان میں ایک خاص محاورہ ہے کہ دل اگر تنگ نہ ہو تو جگہ تنگ نہیں ہوتی اور ہم نے خود اس کا تجربہ کیا ہے اتنی مدت افغان یہاں تھے ان کی وجہ سے یہاں بم بلاسٹ بھی ہو رہے تھے ان کی وجہ سے ہوائی جہازوں سے بمباری بھی کی گئی لیکن سرحدوں پر آباد لوگ جن ہاں وہ مہمان تھے انہوں نے یہ تہیہ کیا ہوا تھا کہ ان مہمانوں کی خاطر ہم نے ہر طرح کی قربانی دینی ہے اور ہر تکلیف برداشت کرنی ہے ان کے دل اور جگہ ان مہاجرین کے لئے تنگ نہیں ہوتے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی:۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! میں معزز قاضی صاحب

[Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi]

کو interrupt نہیں کرنا چاہتا ہیں ان کی بڑی عزت کرتا ہوں لیکن انہوں نے جو تحریک التوا پیش کی ہے وہ ہے

"On the spread of epidemic in camps of stranded Behris in Bangladesh".

جناب چیئرمین :- وہ آپ کی تحریک التوا پر بھی بول سکتے ہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی :- جناب! وہ محرک ہیں اور محرک کی حیثیت سے بول رہے ہیں۔

He is making speech as a mover of his privilege motion, Sir.

جناب چیئرمین :- ان کو interrupt نہ کریں۔

You leave that to me, please don't interrupt.

جس کا بولنے کو دل چاہتا ہے بولنے دیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی :- میں جناب صرف یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ وہ سیکنڈ موشن کے موور ہیں۔

جناب چیئرمین :- ٹھیک ہے۔ آپ کا شکریہ، جناب قاضی صاحب۔

قاضی حسین احمد :- جناب چیئرمین! اس طرح سے یہاں ان لوگوں (پاکستانی بہاریوں) کیلئے یہاں بن سکتی ہے۔ جگہ کی کوئی تنگی نہیں جب تنگی پیدا ہوتی ہے وہ دلوں میں پیدا ہوتی ہے اور دلوں میں کیوں تنگی پیدا ہوئی؟ جناب والا! جہاں تک مسلمان عوام کا تعلق ہے میں نے پوری اسلامی دنیا کا دورہ کیا ہے میں مصر گیا ہوں میں نے وہاں کے دیہاتیوں کے ساتھ دن اور رات گزارا ہے میں ایران گیا ہوں میں افغانستان کے مختلف دیہاتوں میں پھرتا رہا ہوں میں ترکی گیا ہوں وہاں کی دیہاتی شہری زندگی دیکھی ہے یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ جہاں بھی آپ عام مسلمان سے ملیں گے جتنا دور کا مسلمان ہوگا اتنا ہی وہ آپ سے زیادہ پیار کرے گا۔ جتنا آپ کے لئے اجنبی ہوگا اتنی زیادہ محبت کریگا۔ میں نے خود بیت الحرام میں سرخ اور

سفید ترکوں کو کالے حبشیوں کے ہاتھ چومتے ہوئے دیکھا ہے کہ یہ ہمارے سیدؓ سردار حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کی قوم میں سے ہیں جناب والا! میں خود پاکستان کے اندر ہر جگہ گیا ہوں میں نے غریب لوگوں کے ساتھ وقت گزارا ہے مجھے کبھی یہ بات نہیں بھولے گی کہ میں جندو ڈیرہ سندھ میں دیہاتی ہاریوں کے ساتھ کھلے آسمان کے نیچے چارپائی پہ لیٹا ہوا تھا۔ سندھ کے دیہات میں آپ جائیں گے اور سندھ کے ہاریوں وہاں کے عام اور غریب مسلمانوں سے ملیں گے تو آپ کو محبت کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ سندھ مسلمان ہے۔ اور سندھ

اس طرح سے جناب میں سر بندر بلوچستان کے ساحل پر مچھیروں کی بستی گیا ہوں لوگوں کے سوا میں نے وہاں کچھ نہیں دیکھا میں چترال کے شمال میں ترکھو جو آخری گاؤں ہے وہاں پیدل گیا ہوں وہاں پر کوئی سڑکیں نہیں تھیں۔ میں نے وہاں دیکھا کہ لوگ چترالی زبان کے علاوہ کوئی زبان نہیں جانتے تھے لیکن محبت کی اپنی ایک زبان ہوتی ہے عقیدے کی اپنی ایک زبان ہوتی ہے اور اس ذریعے سے ہم ایک ہیں ہم ایک امت ہیں یہ ایک امت مسلمہ میں یہ کہاں سے تفرقہ پیدا ہوا علامہ اقبال نے فریاد کی ہے کہ ہم ایک امت تھے۔ قوموں میں تقسیم ہو گئے اور کہاں سے یہ فتنہ آ گیا ہے۔

جناب والا! اس پاکستان کے لئے برصغیر ہند و پاک کے مسلمانوں نے جدوجہد کی برصغیر ہند و پاک کے مسلمانوں کے لئے ایک ہوم لینڈ بنانے کے لئے جدوجہد کی گئی۔ یہاں پر لوگ پانچویں قومیت کی حیثیت سے نہیں آئے تھے بلکہ مسلمان کی حیثیت سے مسلمانوں کے پاس آئے یہاں جن لوگوں نے ہجرت کی انہوں نے پنجابیوں کی طرف ہجرت نہیں کی انہوں نے پٹھانوں اور سندھیوں اور بلوچیوں کی طرف ہجرت نہیں کی مسلمانوں نے مسلمانوں کی طرف ہجرت کی اور یہ سمجھ کر ہجرت کی کہ ہم بھائی بھائی ہیں۔ کل مومن اخوۃٌ بلاشبہ مومن ایسے بھائی جیسے ایک ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں یہی ہمیں تعلیم دی گئی قرآن کریم میں کہ تم ایک ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کہا گیا کہ ان کو کہہ دو کہ تم ایک امت ہو اور ہمیں کہا گیا و ان ھذہ امتکم

[Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi]

امتاً واحدہ ۔ بلا شبہ یہ تمہاری ایک امت ہے ۔ جناب والا ! اس بات میں میرا کوئی بھی بھائی مجھ سے اختلاف نہیں کرے گا کہ ہم ایک امت ہیں اور اس حیثیت سے ایک قوم ہیں اس حیثیت سے ہمارا ایک عقیدہ ہے اور ہماری عظمت بھی اسی میں ہے یہ جو نئی دنیا پیدا ہو رہی ہے یہ جو پرانی دنیا جہاد افغانستان کے نتیجے میں ختم ہو رہی ہے آپ کو گہرائی ملے گی ۔ جغرافیائی وسعت ملے گی افغانستان کے ذریعے سے آپ کو ہندوستان کی بالادستی سے نکلنے کا موقع ملے گا نئے ۔ avenues کھل رہے ہیں نئے افق روشن ہو رہے ہیں جناب والا ! ایک ایسا دور آ رہا ہے کہ سارے ترک اور تاتاری نسل کے لوگ جو ہمارے شمال میں چلے گئے ہیں ۔ چینی ترکستان اور روسی ترکستان سے ہوتے ہوئے ، ترکی سے ہوتے ہوئے خود یورپ کے دل تک پہنچ گئے ہیں ۔ یہ ساری امت مسلمہ انشاءاللہ متفق ہو رہی ہے ۔ اکٹھی ہو رہی ہے اور مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کا ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے اور انشاءاللہ اس نئے دور سے سارے تعصبات ختم ہو جائیں گے ۔ مسلمان نوجوان کو جب رفعتوں بلندیوں اور عظمتوں کا نشان ملے گا تو وہ تمام چھوٹے چھوٹے تعصبات کو بھول جائے گا ۔ ایک نئے اعلیٰ ترین مقصد سے سرشار ہو گا ۔ جناب والا ! وہ تمام چھوٹے چھوٹے مفادات بھول جائے گا ۔ ایک بڑے مفاد کے لئے چھوٹے مفاد کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گا ۔ لیکن جناب والا ! میں نے جو تحریک التوائ پیش کی تھی ۔ اور جو منظور ہوئی تھی وہ بنیادی طور پر اسی لئے تھی بنگلہ دیش میں ۱۷ سال سے کچھ لوگ گھرے ہوئے ہیں ان کا گناہ یہ ہے کہ انہوں نے وہاں فیصلہ دے دیا کہ ہم بنگلہ دیشی نہیں بلکہ ہم پاکستانی ہیں اور ہم نے تو بحیثیت مسلمان کے پاکستان کی طرف ہجرت کی تھی ۔ اگر اب یہ ایک اسلامی مملکت نہیں ہے ۔ اور یہاں ایک سیکولر مملکت ہے وہاں پر انہوں نے یہ option دے دیا اس کی وجہ سے بنگلہ دیشی کی شہریت ان کے لئے ممنوع ہو گئی ۔ اور وہ بنگلہ دیش کی شہریت حاصل نہیں کر سکتے وہ ان کو شہریت دہ وہاں رہنے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں ۔ لیکن ۱۷ سال سے ان کو کیمپوں میں رکھا گیا ہے ۔ جناب چیئرمین ! ان کیمپوں کے اندر بیماریاں بھی پھیل رہی ہیں

عیسائیت کی تبلیغ بھی ہو رہی ہے اور وہاں ان کو روٹی دینے کے بہانے مشنری آتے ہیں اور ان کے دین اور ان کے ایمان پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ یہ ایک اسلامی مسئلہ ہے مجھے بتایا جائے کہ کس طریقے سے ان کے ساتھ کیا کیا جائے۔ وہاں بنگلہ دیش ہے اس طرف سندھ ہے اس طرف پنجاب ہے۔ اس طرف بلوچستان ہے اس طرف صوبہ سرحد ہے کیا پاکستان نام کی کوئی چیز اس دنیا میں باقی نہیں رہی کیا اس دنیا میں امت مسلمہ کوئی چیز نہیں رہی کیا مسلمان نام کی کوئی قوم اس دنیا میں نہیں رہی جہاں وہ جائیں ان کو کہا جائے گا کہ یہ تو پنجاب ہے آپ پنجاب میں نہیں آ سکتے یہ تو سرحد ہے یہ بلوچستان ہے یہ سندھ ہے جناب والا! یہ حقیقت میں امت، مسلمہ کا ملک ہے اس میں ہماری نظریاتی basis اور بنیاد involve ہے اگر ہم ان کے یہاں داخلے کا انکار کریں گے یہ اڑھائی لاکھ لوگوں کی بات نہیں ہے ہمارا بنیادی تشخص بحیثیت امت مسلمہ کے اس میں involve ہے اس ملک کے ساتھ جس کا ہم حلف اٹھاتے ہیں اور اسکے اسلامی نظریے کے ساتھ وفاداری کا اعلان کرتے ہیں جناب چیئرمین! اسکا اسلامی نظریہ ہے یہ اسلام کی بنیاد پر قرآن وسنت کی حدود کے اندر رہے گا لیکن مجھے احساس ہے اب چونکہ یہ قومیتوں کی بات ابھری ہے اور اس کے نتیجے میں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان سب کو سندھ میں بسایا جائے۔ لیکن اگر ان سب کو سندھ میں نہیں بسایا جا سکتا تو پاکستان کے دروازے ان پر بند نہیں ہونے چاہئیں ان کو پورے ملک کے اندر پھیلا دینا چاہیے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ بالآخر سندھ تک اپنا راستہ بنا لیتے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا علاج یہ ہے ملک کے مختلف علاقوں اور مختلف حصوں میں روزگار کے مواقع فراہم کر دیئے جائیں۔ جیسے میں نے عرض کیا ہے کہ افغان مہاجرین تو خود بخود اس سال چلے جائیں گے۔ اس طرح کچھ بوجھ کم ہو جائے گا۔ سندھ کے اندر سے بھی چلے جائیں گے اس کے بعد وہاں پختون اور پنجابی رہتے ہیں جناب والا! ان میں دیر اور سوات

[Qazi Hussain Ahmed]

کے بھی لوگ ہیں ڈیرہ اور سوات میں irrigation کی ضرورت ہے زمین موجود ہے پانی بھی موجود ہے لیکن arrigation scheme وہاں پر کوئی نہیں بنتی وہاں پر یہ سکیمیں بنائی جائیں وہاں پر انڈسٹری لگائی جائے۔ صوبہ سرحد میں انڈسٹری لگائی جائے میانوالی اٹک کے اضلاع میں ڈویلپمنٹ کی جائے تاکہ پسماندہ اضلاع کے لوگ وہاں پر نہ جائیں۔ بلوچستان میں ایک new port develop کی جائے تاکہ کچھ آبادی جا بچے وہ برداشت کر سکیں اور اس طریقے سے یہ تمام لوگ مختلف علاقوں میں پھیل سکیں۔ جناب والا! اس ملک اور اس امت کی نظریاتی اساس کو مجروح نہ ہونے دیا جائے ایک چھوٹا سا ملک اسرائیل ہے ساری دنیا کے اندر اسرائیل کی طرف سے ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے۔ اذن عام ہے کہ دنیا کا جو کوئی یہودی بھی ہے وہ اسرائیل میں آکر بس سکتا ہے اور اسرائیل کا وہ natural, by birth citizen ہے اگرچہ وہ نسلاً یہودی ہے تو وہ اسرائیل کا شہری ہے یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ ابن بطوطہ مراکش سے چلا اور جس بھی اسلامی ملک میں وہ چلا جاتا تھا۔ وہاں کا وہ شہری بن جاتا تھا اور وہاں وہ منسٹر بن جاتا تھا۔۔۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں قاضی صاحب وائنڈ اپ کر لیں وقت ہو گیا ہے۔

قاضی حسین احمد:۔ جناب چیئرمین! میں نے ایک انگریز کی سو سال پہلے کی ایک کتاب دیکھی اس کا سب سے بڑا دردسر یہ تھا کہ یہ مسلمان امت ویزہ اور پاسپورٹ اور اس قسم کی پابندی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ان کا دردسر یہ تھا کہ ان کو نیشنلٹی کا سبق کیسے پڑھایا جائے ان کو کیسے اس بات کا عادی بنایا جائے کہ تم الگ الگ قومیں ہو اور تمہاری الگ الگ حدود ہیں ایک مسلمان کا ضمیر ان حدود سے بالاتر ہے۔ لیکن اسی مسلمان کے ملک میں اب ایک ایسا دور آگیا ہے کہ جسکو بالکل ہر لحاظ سے دستوری آئینی اور قانونی لحاظ سے اس کا حق حاصل ہے۔ ان کے اوپر بھی ہمارے دروازے بند کئے جا رہے ہیں۔

جناب والا! یہ پاکستان کی حکومت نے تسلیم کیا ہے۔ یہاں پر رابطہ عالم اسلامی اور فنڈز کی بات آجاتی ہے جناب والا! یہ بہانہ ہے اور میں اپنے دوستوں سے یہ کہوں گا ان کو اگر کسی مناسب طریقے سے لاکر یہاں بسایا جائے گا تو وہ ملک کے مختلف حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے ورنہ اگر طریقے سے یہ کام نہیں کیا جائے گا جس طرح کہ وہ بغیر کسی طریقے کے آہستہ آہستہ آرہے ہیں اور یہاں جمع ہو رہے ہیں۔ اور سارے پھر کراچی میں جمع ہوں گے آپ کے پاس آئے گا آپ کو ذرا حکمت کے ساتھ اور تدبر کے ساتھ آپس میں مشورے کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر محبت کے ساتھ یہاں لانے اور بسانے کے لئے کوئی مناسب راستہ اختیار کرنا ہوگا

ہم سب نے اس ملک میں رہنا ہے لیکن ہم پانچ قومیں بنکر اس ملک میں نہیں رہ سکتے ہم ایک امت بن کر اس ملک میں محبت کے ساتھ رہ سکتے ہیں یہ تمام تعصبات اسی لئے پیدا ہوئے کہ عدل یہاں نہیں رہا چالیس سال میں اگر یہاں انصاف اور عدل کیا جاتا تو یہ صورت حال نہ ہوتی۔ عدل و انصاف اپنانے کی ضرورت ہے میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ سندھیوں کو بھی اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ یہ بات کہیں کہ ہمیں اپنے صوبہ میں اقلیت میں تبدیل نہ کیا جائے۔ باہمی مشورے کے ساتھ ان کی اور تکالیف کا جائزہ لے کر انہیں دور کیا جانے ایک امت ایک قوم بن کر اور آپس میں بھائی بھائی بن کر تمام مسائل حل کرنے کی ضرورت ہے اس ملک کو ایک ایسی فساد کی جگہ نہیں بننا چاہیئے۔ کہ اس میں ہر فرد دوسرے سے لڑ رہا ہو اس میں سب لوگوں کو آپس میں محبت سے رہنا سیکھنا ہوگا۔

شکریہ!

جناب چیئرمین: شکریہ! آپ کا نام لسٹ پر ہے جناب فصیح اقبال صاحب حسین بخش بنگلزئی صاحب جناب جہانگیر شاہ جوگیزئی صاحب (نہیں ہیں) جناب احمد میاں سومرو صاحب۔

Mr. Ahmedmian Soomro: Thank you Mr. Chairman. Sir, the issue before us has various dimensions. First of all I must say that it is now about 17 or 18 years that the Beharis in question are in Bangladesh. Their progeny are born there and by right they are citizens of Bangladesh by birth. But Sir, there is of course, the human aspect also. The real question which I would like to point out is the question that was being agitated outside about refugees. We have a political party a strong political party within Sindh known as the 'MQM' (Mohajir Qaumi Movement). Sir, I would very respectfully ask the leaders of the Mohajir Qaumi Movement that after a period of over four decades while we are in the fifth decade and getting on to half a century, can a person still be deemed a refugee? What is a refugee? A refugee is a person who comes to take temporary refugee with the idea of going back from where he came. Now, Sir, that is not the case in the case of the so-called Mohajireen in Sindh. I say and genuinely I feel that they are now as much Sindhis as I am or any one else is. They have all the rights and the liabilities of those Sindhis who have settled in Sindh before their arrival and they are now at par with any other Sindhi. We accepted them with open arms and they are still calling themselves Mohajireen. I do not think that is a correct thing. If we go in the rural areas their generation — after those that really migrated, their next generation, they speak such good Sindhi that it is absolutely impossible to distinguish whether they have come here after the creation of Pakistan or much before that as any other Sindhi. They must merge with us. They must accept the fact that they are Sindhis and nothing else.

As regards the question about the repatriation of Biharis as they call them, which is pathetic as we know about their conditions but the question is, whether we are going to create another pathetic situation in Sindh. Sindh is already bursting with population and it is particularly experienced that those who come from there ultimately land up in Karachi. Sir, as the Chairman of the Committee on the Sitaution in Sindh formed by this honourable House, we had occasions to go into the details of this matter. There is no doubt that Karachi does not have the infra-structure, it does not have the basic necessities to which the citizens are entitled with its present population even which is increasing in Sindh at the rate of over 6% per annum compared to the general growth rate of about three and some odd percent per annum in Pakistan. What is going to be the result of this, Sir, after another ten years. Can Karachi or Hyderabad afford to accept another 60% of the population, leave alone the present issue.

It cannot. We find every day so many ethnic riots taking place in our urban areas which is most condemnable. They have all come here on the basis of Islam, they have made great sacrifices and creation of Pakistan, no doubt, as one of the reasons is due to their sacrifices.

We lost so many Muslims, men, women and children. But the actual point is whether bringing them here in Sindh is practical even. The people in Sindh are rightly worried about the fact that they cannot afford to take in such a large number of persons. They are apprehending, and I think, not without basis that this province to which they belong, which they own, they are themselves being converted into a minority. The Sindhis were the first to pass a resolution in the Sindh Assembly for the creation of Pakistan. The Sindhis received their Muslim brethren with open arms and their hospitality need not be mentioned here but the question is whether it is capable of accepting any more people. If these people are settled any where else they are bound to come to Karachi. Formerly they were settled in certain areas of Punjab — Rahimyar Khan, Sadiqabad and other places but ultimately they landed up in Karachi. Before bringing them in, let the Government first take steps to remove about eight lakhs of Bangalis who have illegally come into Karachi, about one lakh of people from Sri Lanka who have illegally come into Karachi. Also there are lakhs of people from India who have illegally crossed the border or are illegally staying on. If they can get rid of these 12 to 14 lakhs who are illegally in Karachi then how we could think of further things. The fact is that there is no proper arrangement to know about them who corss the border illegally or come and over-stay illegally and then claim citizenship of Pakistan. First the Government should check these persons and then we could think of other things. Then we could think of accommodation.

It is not a question as my very respected Qazi Hussain Ahmed said about the Muslim Ummah. The mere fact that they are Muslims, they are our brohers, itself is not a right to come and settle in Sindh. For example, Saudi Arabia, for which every Muslim has the greatest respect, we know how difficult it is for us even to pay temporary visit there. So, there are certain conditions which should be looked into i.e. the difficulty of the province itself, the difficulty of the area itself and I would suggest that this question, before we think of bringing them in Sindh, be discussed in detail. I would suggest, Sir, through you that a Committee of the Senate be formed to go into this question, to examine this question, to see them there in Bangla-

[Mr. Ahmedmian Soomro]

desh, how they are living there, whether they are really earning livelihood there because it is possible many of them may be in service there. The Committee should look into all these things and then submit its report and then the Government may take action accordingly but it must bear in mind that Sindh or Karachi or Hyderabad is not capable any more of accepting any further burden of population. Thank you.

Mr. Chairman: Prof. Khurshid Ahmed Sahib.

پروفیسر خورشید احمد :- بسم اللہ الرحمن الرحیم - جناب چیئرمین ! یہ مسئلہ بڑا اہم بھی ہے اور بڑا نازک بھی میں پوری توجہ سے اپنے ان تمام بھائیوں کی تقاریر سنتا رہا ہوں - جنہوں نے اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے - میرا تعلق بھی سندھ ہی سے ہے - ۱۹۴۸ء میں جب ہم ہندوستان چھوڑ کر آئے تو سندھ نے ہمیں خوش آمدید کہا اور میں اپنے آپ کو اس صوبے کا اسی طرح ایک باسی سمجھتا ہوں جس طرح میرے باقی تمام بھائی ہیں - میرے سامنے سندھ کا مفاد بھی ہے پاکستان کا مفاد بھی ہے اور امت مسلمہ کا مفاد بھی اور میں جو گزارشات آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں وہ بالکل اسی جذبے سے کر رہا ہوں نہ میں نے پہلے کبھی ڈیبیٹ کے انداز میں معاملات کو لیا ہے اور نہ میں آج لے رہا ہوں -

جناب والا ! میرے خیال میں تین مسائل کو گڈ مڈ کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے سوچ کی الجھنیں رونما ہوئی ہیں - پہلا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں گزشتہ اکتالیس سال تک جو پالیسیاں اختیار کی گئیں بد قسمتی سے نہ وہ اسلام پر مبنی تھیں نہ انصاف پر اور نہ ان کے بنانے میں وہ تمام افراد جو ان پالیسیوں سے متاثر ہوتے تھے شریک فیصلہ تھے جس کے نتیجے کے طور پر ہم نے ایک ایسا ترقیاتی نظام بنا لیا جو اس سے کہیں زیادہ ظالمانہ ہے - جو تقسیم سے قبل یہاں رائج تھا - ہم نے بہت سے میدانوں میں پیداوار کو بڑھایا ہے فلک بوس عمارتیں تعمیر کی ہیں - فیکٹریاں لگائی ہیں - لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم منصفانہ معاشرہ صحت مند معاشرہ قائم نہیں کر سکے یہی وہ محرومیاں تھیں جس کے نتیجے میں مشرقی پاکستان میں احساس محرومی پیدا ہوا اور بڑھا پھر

سیاسی الجھنوں کے ساتھ اس مقام تک پہنچا جہاں وہ افراد جنہوں نے پاکستان قائم کرنے کے لئے اپنی جانیں دی تھیں قربانیاں دی تھیں جد وجہد کی تھی پاکستان ریزولیوشن موو کیا تھا وہاں اس سے disappointment پیدا ہوئی اور پھر بیرونی طاقتوں کو موقع ملا کہ انہوں نے حالات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر فوجی مداخلت کر کے ہمارے ایک بڑے حصے کو ——— ہم سے جدا کر دیا مغربی پاکستان میں بھی قومیت کی تحریکوں کا پیدا ہونا صوبائی عصبیت کا پیدا ہونا ان چیزوں کو اسی پس منظر میں دیکھنا ہوگا اور یہاں میں یہ بات کھلے دل سے کہنا چاہتا ہوں ایک طالب علم کی حیثیت سے میں نے حالات کا گہرائی میں جا کر مطالعہ کیا کہ جس فراخدلی کے ساتھ جس جذبہ ایمانی کے ساتھ سندھ کے بھائیوں نے پاکستان بنانے کے لئے جد وجہد کی اور پاکستان بننے کے بعد قربانی دی اور لوگوں کو welcome کیا اور سب شیر و شکر ہوگئے لیکن ہماری حکومتوں نے جن میں بد قسمتی سے سندھ کی قیادت بھی تھی اور پاکستان کے اور صوبوں کی قیادت بھی۔ انہوں نے سندھ کے حقیقی مسائل کو نہ جانا اور ایسی پالیسیاں اختیار کیں جس کے نتیجے میں وہاں مسائل پیدا ہو گئے میں ایک دو مثالیں دیتا ہوں۔ اگر آپ بیسویں صدی کے آغاز میں سندھ میں زمینوں کی ملکیت کا مطالعہ کریں تو آپ یہ دیکھیں گے کہ انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے شروع میں سندھ کے مسلمان وہاں کی زمین کا تقریباً اسی فیصدی own کرتے تھے۔ اور ہندو سندھ کی زمین کا تقریباً بیس فیصدی own کرتے تھے لیکن اگر یہی اعداد و شمار آپ ۱۹۴۶-۴۷ء کے بارے میں دیکھنا چاہیں تو صورت حال بالکل بدل گئی تھی ٹھیک ہے اس میں ہماری غلطیاں بھی ہو سکتی ہیں سود کا ساہوکارانہ نظام بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس زمانے میں مسلمانوں کی زمینیں ہندو ساہوکاروں کی طرف منتقل ہو گئی تھیں۔ تقسیم کے بعد جب انتقال آبادی کے نتیجے کے طور پر انتقال املاک کا مسئلہ پیدا ہوا اس کی پراپرٹی کا مسئلہ پیدا ہوا تو اس وقت اس بات پر غور نہیں کیا گیا کہ ان زمینوں پر اس سے پہلے یہاں کیا گزری اور آئندہ ان کی تقسیم کے معاملات کو لوکل افراد جن کے ہاتھوں سے یہ منتقل ہو کر ہندوؤں تک آئیں تھیں جو انتقال آبادی کر گئے اور اب اس کے بعد کیا پالیسی ہونی چاہیے۔ اسی طریقے سے جو

[Prof. Khurshid Ahmed]

نئی زمینیں کی گئیں ان کی rehabilitation کی پالیسی اس کے مقامی افراد کی ضروریات کو مدنظر نہیں رکھا گیا میں نے صرف ایک مثال دی۔ ایسی آپ کو بیسیوں چیزیں ملیں گی جس کے نتیجے میں مسائل پیدا ہوئے محرومیوں کا احساس پیدا ہوا اور جو حقیقی مواقع ملنے چاہئیں وہ نہیں ملے اسی طرح میری نگاہ میں فیصلے کرنے میں پولیٹکل ایڈمنسٹریشن میں عدم شرکت کا احساس اور فوج میں کم حصہ پانے کا احساس جب کہ آپ کے ملک میں اکتالیس میں سے تیئس سال فوجی حکومت رہی۔ لیکن فوج کا جو composition ہے اسکے بارے میں یہ احساس ملک کی آبادی کے دوسرے حصوں کو رہا ہے کہ اس میں ان کی شرکت متناسب نہیں ہی یہ قابل غور اہم نکتہ ہے۔ جناب والا! پہلا مقصد جس کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جہاں تک علاقائی محرومیوں کا اور نا انصافیوں کا تعلق ہے وہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے اس مسئلے کا ہمیں نوٹس لینا چاہیے۔ اس مسئلے کے حل کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ لیکن اس مسئلے کو اس خاص چیز یعنی بنگلہ دیش میں محصور پاکستانیوں کو پاکستان لانے سے confuse نہیں کرنا چاہیے۔

دوسرا پہلو جو جناب والا! ہماری معاشی حکمت عملی سے متعلق ہے جس کے نتیجے کے طور پر ہم نے centralized growth polls بنائے اور decentralized growth کا راستہ ہم نے اختیار نہیں کیا۔ یہ وہ چیز ہے جس کے نتیجے میں غیر فطری انتقال آبادی واقع ہو رہا ہے ہر صوبے میں ہو رہا ہے صوبوں کے درمیان وسائل کی تقسیم منصفانہ نہیں ہو رہی regional disparities پیدا ہوئی ہیں جو مزید بڑھیں گی۔ integrated rural development ہم نے آج تک نہیں کی جس کے نتیجے میں مقامی امکانات روزگار کے پیدا نہیں ہو رہے ہیں یہ loops سارے development strategy کے ہیں جس کے نتیجے میں ملک میں migration واقع ہو رہا ہے ملک میں concentration واقع ہو رہا ہے۔ concentration of wealth نہیں concentration of population واقع ہو رہا ہے۔ ان مسائل کا حل کیا ہے۔ ان کا حل اس میں نہیں ہے کہ ہم بنگلہ دیش میں محصور پاکستانیوں کے معاملہ کو نظر انداز

کردیں جناب والا! اگر آپ اعداد و شمار کی بات کرنا چاہتے ہیں تو اس وقت تقریباً پونے دو لاکھ افراد وہاں پر محصور ہیں - یہ پونے دو لاکھ افراد اگر آپ پاکستانی آبادی کے حقائق کو دیکھیں تو ہماری آبادی اس وقت دس کروڑ سے متجاوز ہے - ہمارے ہاں آبادی کے اضافے کی شرح ۲ء۳ فیصدی ہے - تقریباً چونسٹھ لاکھ افراد ہر سال نئے پیدا ہو رہے ہیں - سندھ کی آبادی تقریباً دو کروڑ ہے - خود سندھ میں تقریباً سوا چھ لاکھ افراد ہیں - آبادی میں اضافہ ہر سال ہو رہا ہے - انتقال آبادی اس پر مستزاد ہے - جناب والا! میں عرض کروں گا اپنے ساتھیوں اور اپنے دوستوں سے کہ ہم ان تینوں مسائل کو الگ الگ لیں ان تینوں کا حل بھی الگ الگ ہے - انہیں ہم آپس میں گڈ مڈ نہ کریں -

اب آیئے کہ مسئلہ کیا ہے - ؟ مسئلے کے سلسلے میں جناب والا ! کچھ کہنے سے پہلے ایک جملہ معترضہ کہنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ میرے بھائیوں نے بڑا صحیح کہا کہ ثقافت اور زبان کے معاملے میں وہ افراد جو دوسرے مقامات سے آئے ہیں انہوں نے وقت کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا - میرے اپنے جذبات بھی اس معاملے میں یہی ہیں بلاشبہ اگر آپ ثقافت کے مسئلے کو لیں تو ثقافت جو ہے دراصل ایک بڑا ہی comprehensive concept ہے - اس کی تین سطحیں ہوتی ہیں ایک سطح ثقافت کی وہ ہے جس کا تعلق نظریات سے اقدار values سے ہے اور یہی وہ بنیاد تھی جس کی بنا پر تحریک پاکستان ابھری کہ مسلمان اور غیر مسلم کی ثقافت الگ الگ ہے - یہ صرف دین ہی کا معاملہ نہیں ہمارا حلال و حرام کا تصور کیا ہم کھاتے کیا ہیں کیا ہم پیتے ہیں کس طرح ہم رہتے ہیں کس طرح ہماری عورتیں اور مرد معاملات کرتے ہیں - ہمارا معاشرہ ایک مخلوط معاشرہ نہیں ہے یہ سارے پہلو ثقافت کے پہلو ہیں - جن کا تعلق ایمان سے اقدار سے اصولوں سے ہوتا ہے ثقافت کا ایک دوسرا پہلو ہے جس کا تعلق زبان سے جغرافیائی ماحول اور تاریخی روایات سے ہوتا ہے اور پھر ثقافت کا ایک تیسرا پہلو وہ ہے جو

[Prof. Khurshid Ahmed]

ہر خاندان قبیلہ گھرانہ اور اس کی روایات ہوتی ہیں جناب والا! جہاں تک اصولی اور آفاقی معاملہ ہے مسلمانوں کی ثقافت ایک ثقافت ہے۔ وہ غیر مسلموں سے مختلف ہے خواہ وہ مسلمان بنگال میں رہ رہا ہو یا پنجاب میں سندھ میں یا سرحد میں اسی چیز کو حلال سمجھتے ہیں جو اسلام میں حلال ہے۔

جس چیز کو ہندو کھائے گا جس کو سکھ کھائے گا، مسلمان نہیں کھائے گا۔ حتیٰ کہ پانی پینا بھی مثلاً پاک پانی کیا ہے، ہمارا تصور اور ایک ہندو کا تصور مختلف ہے مسلمان انگلستان میں رہ رہے ہیں امریکہ میں رہ رہے ہیں لیکن حلال اور حرام کا تصور ان کی ثقافت کی سطح کے اوپر مسلمانی ثقافت ہے مقامی ثقافت نہیں ہے۔

Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi: Point of Order. Sir, I would like to draw your kind attention to Rule 81:—

> "A speech during the debate on a motion for adjournment shall not exceed ten minutes in duration." While previously it was decided by the Chair that it not be more than 5 minutes.

Mr. Chairman: Professor Sahib, I think you will take 10 minutes.

پروفیسر خورشید احمد: میں مختصراً عرض کروں گا لیکن میں اپنے دوستوں سے توقع کروں گا۔ کہ میں کوئی جذباتی تقریر نہیں کر رہا ہوں میں کوئی سیاسی تقریر نہیں کر رہا ہوں کہ جس میں کسی کے جذبات مجروح ہوں میں academic انداز میں پورے مسئلے کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: ویسے بھی آپ کے دس منٹ ہونے والے ہیں اگلے دو منٹوں میں آپ وائنڈ اپ کر لیں۔ کیونکہ وزیر صاحب نے بھی بیان دینا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: میں ویسے ہی بیٹھ جاتا ہوں وائنڈ اپ کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین :- آپ دو منٹ اور لے لیں پھر جہانگیر شاہ جوگیزئی صاحب نے بھی بات کرنی ہے اور پھر وزیر صاحب نے بھی بات کرنی ہے وقت بہت کم ہے مہربانی ہوگی ۔ اگر آپ مختصر تقریر فرمائیں ۔

پروفیسر خورشید احمد :- بہرحال آپ کی مرضی ہے میں آپ کے حکم کا پورا پورا احترام کروں گا ۔ لیکن اسی رول میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ انٹروڈیوس کرنے والے کو بیس منٹ ملنے چاہئیں اور ہم نے انٹروڈیوس کرنے والے کو چالیس منٹ دیئے تھے ۔ انہی رولز میں یہ بھی لکھا ہوا ہے ۔ جناب والا ! اتفاق میں اختلاف بھی ہوتا ہے اور اس میں ہم آہنگی اور اس کی ایک وسیع چیز بھی ہوتی ہے اس معاملے میں جس مقام پر بھی کسی شخص نے یا کچھ افراد نے resist کیا ہے غلط کیا ہے ۔ اسلام کی روایات کبھی یہ نہیں رہیں ہم جہاں گئے ہیں ہم نے وہاں کی زبان کو اختیار کیا ہے ۔ وہاں کے لوگوں کے ساتھ ملے اور رچ بسے ہیں وہ ہمارے بھائی ہیں اور اگر کہیں کسی نے resist کیا ہے تو وہ میری نگاہ میں اخلاقی اعتبار سے بھی اور اسلامی اعتبار سے بھی غلط ہے اور اسی لئے میں اپنے آپ کو مہاجر نہیں کہتا اور مہاجر قومیت کا نعرہ جن لوگوں نے بلند کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس ملک پر ظلم کیا ہے اور اپنے اوپر ظلم کیا ہے مہاجروں کے اوپر ظلم کیا ہے ۔

اس بات کے بعد جناب والا ! میں اس مسئلے کی طرف اور آتا ہوں اور اس میں میں سب سے پہلے اس بات کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان محض سندھ کے یا پنجاب کے یا سرحد کے یا بنگال کے لوگوں نے قائم نہیں کیا یہ برصغیر کے مسلمانوں کی جدوجہد کے نتیجے میں قائم ہوا ہے اور اس پہ سب کا حق ہے یہ بات کہنا کہ قانونی اور اخلاقی اعتبار سے وہ لوگ جو بنگلہ دیش میں محصور ہیں وہ پاکستانی نہیں ہیں یہ میری نگاہ میں قطعاً غلط ہے وہ پاکستانی ہیں انہوں نے ہندوستان کے کسی بھی مقام سے خواہ وہ بہار ہو یا یو پی ہو یا حیدرآباد ہو جب وہ مشرقی پاکستان گئے تو وہ پاکستان جا رہے تھے وہ بنگال نہیں جا رہے تھے ۔ جس طریقے سے کہ ہم اگر سندھ آئے تو ہم سندھ میں نہیں آئے ہم پاکستان میں آئے جب ۱۹۷۱ میں پاکستان ٹوٹ گیا

[Prof. Khurshid Ahmed]

وہ پاکستانی شہری تھے اور انہوں نے اس وقت یہ بات کہی کہ ہم پاکستانی ہیں ہم بنگلہ دیش کی شہریت کو قبول نہیں کر سکتے یہ ہماری اخلاقی اور قانونی ذمہ داری ہے کہ ہم اس کو پورا کریں میں آپ کو صرف اسرائیل ہی کی مثال نہیں دیتا جو کہ محترم قاضی صاحب نے دی ہے میں بتاتا ہوں کہ انگریز تک نے یوگنڈا تنزانیہ کینیا افریقہ کے دوسرے مقامات کے اوپر جن لوگوں کو اپنے نظام کا حصہ مانا تھا انہیں شہریت دی اور ان کی عزت افزائی کی اور یہی وہ چیز تھی جس کو کہ خود پیپلز پارٹی کی حکومت نے ۱۹۷۴ میں تسلیم کیا تھا اس وقت سے آج تک حقیقت یہ ہے کہ ہم مجرم ہیں کہ ہم نے اپنے ان مسلمان بھائیوں کو ان پاکستانیوں کو اس حالت زار میں چھوڑ رکھا ہے اور میں خود جناب والا! دو بار بنگلہ دیش جا چکا ہوں اور میں نے خود دیکھا ہے ان لوگوں کو ان سے میں ملا ہوں میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ وہ جس حالت میں ہیں اس میں انسان تو کیا کسی جانور کو بھی رکھنے کا تصور نہیں کیا جا سکتا جو لوگ اس کی راہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں وہ اللہ کے سامنے اس کا جواب سوچ لیں۔

آخیر میں جناب والا! میں یہ بات کہوں گا کہ خود پنجاب نے جو offer کی ہے سرحد نے offer کی ہے۔ مسئلہ سندھ اور پنجاب کا نہیں ہے مسئلہ پاکستانیوں کو پاکستان لانے کا ہے اور ہمیں ان کو لازماً یہاں لانا چاہیے پنجاب ان کو آباد کرنے کے لیے تیار ہے سرحد ان کو آباد کرنے کے لیے تیار ہے اگر کچھ سندھ میں چلے جاتے ہیں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے وہ وہاں مدغم ہو سکتے ہیں اس کو خدارا اس انداز میں نہ سوچیں بلکہ اسلامی اور انسانی انداز میں پاکستانی انداز میں اس کا حل نکالیں یہی اس مسئلے کا حل ہے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین:- شکریہ! جہانگیر شاہ جوگیزئی صاحب، مختصر جناب وقت بہت تھوڑا ہے۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ:- شکریہ جناب چیئرمین، بسم اللہ الرحمان الرحیم میں ان میں سے ہوں جنہوں نے اس camp کو بچشم خود دیکھا ہے ہم ابھی وہاں سے ہو کے آئے ہیں وہ فارسی میں کہتے ہیں کہ تن ہمہ داغ داغ است پنبہ کجا نہم

سارا بدن چور چور ہے پنبہ کہاں کہاں رکھوں انکی آہوں اور سسکیوں کو دیکھو انکی حالت زار کو دیکھو ان پر جو گزر رہی ہے لیکن اتنی صعوبتوں کے باوجود بھی ان کی ثابت قدمی میں کوئی بھی کمزوری نہیں آئی یا پھر کراچی کے ان خونیں واقعات کو دیکھو جس سے بربریت اور شیطانیت بھی شرما جائے صرف ایک ہی دن میں ۱۳ جنازے فورٹ سنڈیمن میں پہنچے جو جو زندوں کو آگ کے سپرد کیا گیا تھا ایک قوم جو باہر سے آ کر کے ایک اور قوم کا نعرہ لگائے اس کو دیکھو ہم اپنے سیاسی مہم جوؤں کو دیکھیں جو اپنی غرض کے لئے پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر تلے ہوئے ہیں جنہیں تھپڑ کھانے کے باوجود بھی سمجھ نہیں آ رہی ہے۔ کس کو میں روؤں کس کو دیکھوں کون سے زخم پر کون سی پٹی لگاؤں پاکستان کے واقعات ہماری نظروں کے سامنے ہیں اور پاکستان کی تخلیق میں ہمارے بہت سے شہیدوں کا خون شامل ہے ہم نے پاکستان کا یہ تصور نہیں کیا تھا ہم نے ایک ملت اسلامیہ کا تصور کیا تھا چونکہ ملت اسلامیہ کو وہ بنیاد میسر نہ آ سکی اس کو ان اسلامی خطوط پر نہیں لایا گیا جس سے مسلمانوں کے دلوں میں محبت اور رواداری آتی ہم نے وہ بنیادیں ہلا کر رکھ دیں یا تو کہیں سوشلزم درمیان میں لے آئے یا کمیونزم درمیان لے آئے کہیں وطن پرستی ہم درمیان میں لے آئے کہیں صوبہ پرستی درمیان میں لے آئے ان وجوہات کی سے centrifugal forces نے اتنا زور پکڑا کہ آج ہم ایک دوسرے کے دشمن ہیں یہ بات کہ بنگلہ دیش میں پھنسے ہوئے ہمارے بھائیوں کو نہ لانا یہ ظلم ہے سخت ظلم ہے کم از کم مجھے اس بات سے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے پوچھے گا کہ آپ نے ان کے حالات دیکھے پھر بھی آپ نے بولنے کا حق ادا نہیں کیا میں وہ حق ادا کرتا ہوں لیکن سندھ میں ان کو لانا بھی ایک ظلم ہوگا اس وقت ان کی ہمدردی میں ہم ان کو لائیں بھی تو کیا پتہ ہے کہ کتنی نسلیں ان باتوں میں کٹ جائیں گی اور پھر وہ تخم جو پڑ چکا ہے اس کو جب تک نہ نکال دیں ان واقعات کو ان حالات کو نہ سدھاریں تو یہ بھی ایک ظلم ہوگا یہ بھی ایک کوتاہ بینی ہوگی انکو لایا جائے اور وہ ایسے لوگ ہیں کہ اپنے فن سے اپنی روزی بھی پیدا کریں گے اپنے پاؤں پر بھی کھڑے ہونگے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں صرف سرزمین پاکستان پر پہنچا دیجئے ہمارے ایسے کروڑوں روپوں کی بات کو چھوڑ دیجئے تیس کروڑ روپے تھے پانچ کیٹیگریز تعین کیا تھا کیا نہیں تھا۔۔ کہاں آباد ہوں میرا دل خود یہ چاہتا تھا کہ ان کو میں اپنے ساتھ لے جاؤں وہ کام کرتے ہیں وہ کام کرنے والے لوگ ہیں ایسے لوگوں سے کچھ سیکھنا چاہئے

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

وہ یہ جھ نہیں بنیں گے بہرصورت سندھ کے ساتھ بھی ظلم نہیں کرنا اور دوسری چیز جو میں نے دیکھی ہے جناب بنگالیوں کو میں نے دیکھا جس وقت ہم بنگلہ دیش جا رہے تھے تو جہاز خالی تھا۔ جب وہ واپس آئے تو جہاز بھرا ہوا تھا۔ وہ پاسپورٹ دکھا رہے تھے بنگالی پاکستان کے پاسپورٹ پر آ رہے ہیں۔ جناب آٹھ لاکھ بنگالی اس وقت کراچی میں مقیم ہیں مگر احساس نہیں ہے اس لئے نہیں ہے کہ وہ آتے ہیں گھروں کا تمام کام کرتے ہیں لیکن ان کے آنے پر لوگوں کو اعتراض ہے، بعض ایم کیو ایم کی وہ نادانی وہ کوتاہی جو ان کے ذہن میں ہے اس کی وجہ سے یہ نفرتیں پیدا ہو گئیں۔

جناب میں یہ کہتا ہوں کہ یہ صرف بہاریوں کا مسئلہ نہیں یہ صرف بلوچستان کا مسئلہ نہیں ہے سارے پاکستان کا مسئلہ ہے ہمارے جو ذمہ دار لوگ اس وقت حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کا مسئلہ ہے کہ وہ سوچیں کہ بنگلہ دیش کے لوگوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور تم کیا کر رہے ہو اور تم لوگوں کے مینڈیٹ سے ان کرسیوں پر بیٹھے ہو تم لوگ کیوں چنگا نہ کام کر رہے ہو تم کیوں اس ملک کو صحیح جمہوری نظام نہیں دیتے ہو ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کر رہے ہو۔ لوگوں کو قتل کراتے ہو اور وہ بھی دوسروں کی حکومتوں کو ختم کرانے کی خاطر۔ اگر یہی چیز ہے تو آپ اور ہم سب کو اس چیز کے اوپر بھی غور کرنا ہے کہ ہم کہاں جا رہے ہیں۔ ہماری سیاست کہاں جا رہی ہے ہماری لیڈرشپ کس طرف جا رہی ہے پہلے بھی اسی قسم کے مسئلے تھے کہ ہم ملک کو متحد نہ رکھ سکے اور اب ایسی حرکتوں سے یہ ملک بھی متحد نہیں رہ سکتا۔ میں پرزور تائید کرتا ہوں کہ انکو لاؤ مگر سندھ میں نہیں بلکہ جہاں ہم ان کو بسانا چاہیں گے وہ بس جائیں گے وہ خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں گے فنڈز کی بات چھوڑ دو ان کو لانے کی بات کرو میں کہتا ہوں اگر آج ان کو بلا لو اور ان کو عمر بھر کے لئے جیل میں ڈال دو جس دن وہ جیل سے نکلیں گے تو وہ کہیں گے۔ کہ آج ہمارا دن خوشی اور

عید کا دن ہے جیسا آج ہم افغانستان سے روسیوں کے نکلنے سے خوش ہیں اسی طرح سے وہ جیل میں آ کر خوش ہوں گے یہ تو ان کی حالت ہے ان حالات کے بعد میں اور کیا کہہ سکتا ہوں یہی کہہ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو راہ ہدایت دکھلائے اور اللہ کے راستے میں ہم سے جہاد نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہم ملت اسلامیہ کی بنیادوں کو مضبوط نہ کریں اس کے بغیر نہ ہمارے طریقے اچھے ہو سکتے ہیں نہ ہم آگے مضبوط ہو سکتے ہیں ہم اسی طرح در بدر رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کا غضب ہمارے اعمالوں کی وجہ سے ہم پر نازل ہوگا۔

جناب چیئرمین:۔ شکریہ طارق صاحب آپ کتنا وقت لیں گے۔

خواجہ احمد طارق رحیم:۔ ۵ منٹ۔

جناب چیئرمین:۔ اور تو کسی کو کچھ نہیں کہنا۔ وقت ابھی ہے اس کا مطلب ہے دو دو منٹ اور بھی دے سکتے ہیں۔ ہنگلزئی صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے نہیں نبی بخش زہری صاحب آپ بول لیں لیکن مہربانی کر کے تین منٹ۔

میر نبی بخش زہری:۔ ساڑھے تین منٹ۔

جناب چیئرمین:۔ چلیں ساڑھے تین منٹ ٹھیک ہے فرمائیں۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Sir, I have to attend to an urgent assignment. So, if I could be given the floor I would be grateful.

(Interruptions)

Mr. Chairman: We will give you the floor at ten past one.

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Right, Sir.

جناب چیئرمین:۔ میر نبی بخش زہری صاحب چلیں جناب ساڑھے تین منٹ۔

(مداخلت)

آپ کا نام ایک دفعہ بلایا گیا لیکن آپ موجود نہیں تھے اگرچہ حق آپ کا چھن گیا ہے۔ لیکن چلیں فرمائیے۔

میر نبی بخش زہری: جناب چیئرمین صاحب! یہ جو مسئلہ زیر بحث ہے مجھے خوشی ہے کہ سینیٹ کے معزز ممبران کو موقع ملا ہے کہ اس پر وہ اپنی رائے دیں اور آپ نے یہ موقع مہیا کیا ہے میں آپ کا بھی شکر گزار ہوں اور ان لوگوں کا بھی جنہوں نے requisition of session کے لیے لکھ کر دیا تھا۔ یہ بھی خوشی کی بات ہے جناب اب یہ جو مسئلہ ہے جہاں تک ہمارے بھائی ہونے کا تعلق ہے تمام مسلمان اسلامی برادر ہیں اور خصوصاً وہ لوگ جو بنگلہ دیش میں بہاری کہہ کر پکارے جاتے ہیں وہ بھی پاکستانی ہیں لیکن ان کو نہ وہاں جگہ ملتی ہے نہ یہاں ہمارے ہاں یہ مشکلات پیدا ہو رہی ہیں کہ کیا کیا جائے سندھ کے ممبران نے کل اور پرسوں جو کچھ کہا وہ آپ کے یقیناً گوش گزار ہو چکا ہوگا۔ یہ ان کی مشکلات ہیں اور ہمیں ان کی رائے سے اتفاق کرنا چاہیے اور اس پر ضرور غور کرنا چاہیے یہ گورنمنٹ کا کام ہے اپنی پرائم منسٹر کا کام ہے کہ وہ غور فرمائے وہاں ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ ہے اور میرے خیال میں ہماری پرائم منسٹر اس پوزیشن میں ہے کہ اس مسئلے کو دوستی کے ساتھ حل کر سکتی ہے جیسے میرے فاضل دوست نوابزادہ جہانگیر شاہ نے فرمایا کہ ان مہاجرین کو کسی اور صوبے میں بسایا جائے تو آپ یقین کیجیے کہ ان کو پنجاب بھی کہہ رہا ہے کہ وہ آئیں اگر بلوچستان کے لوگ بھی کہیں کہ آئیں صوبہ سرحد کے لوگ بھی کہیں کہ آئیں تو وہ آتے ہی پیدل کراچی تک پہنچیں گے اور وہاں رہیں گے اور وہ کسی جگہ نہیں رہیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عقل دی ہے تجربہ دیا ہے دستی ہنر دیا ہے بلکہ بوتلوں میں پیٹرول ڈال کر بم بھی بنا سکتے ہیں تو اس طرح سے وہ اپنی مزدوری کماتے اور دستکاری کرتے ہیں۔ مگر بلوچستان میں وہ کیا بم بنائیں گے سارے ہم خشک پہاڑوں میں بیٹھے ہوئے ہیں وہاں ان کا کیا چلے گا بہرحال ہم یہ چاہتے ہیں کہ چونکہ ہم مسلمان ہیں اور وہ ہمارے بھائی ہیں پاکستانی ہیں۔ اور اب تک اپنے آپ کو پاکستانی کہتے ہیں ان کے لئے ہماری پرائم منسٹر صاحبہ اپنی کابینہ سے مشیروں سے جو ماشاء اللہ کافی مشیر ہیں مشورہ کریں اگر وہ مناسب سمجھیں

کو اچھی رائے دینے والا ہو ہماری خدمات سب سینیٹرز کی طرف سے میں پیش کرتا تو سینیٹروں سے وہ مشورہ لیں ہم تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں اگر کوئی سینیٹ کو توڑنے کی بات کرتا ہے تو یہ بھی مناسب نہیں کہ سینیٹ ٹوٹ جائے ان الفاظ کے ساتھ جناب نے مجھے ساڑھے تین منٹ کی اجازت دی ہے۔ آدھا منٹ اور کم کرتے ہوئے میں تین منٹ میں مکمل کرتا ہوں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : شکریہ ، جناب بریگیڈیئر صاحب ۔ تین منٹ جناب

Brig. (Retd) Abdul Qayyum Khan: Thank you Mr. Chairman. You seem to be mathematically accurate about the timings.

Sir, we have been debating this problem for the last few days. I do not think the floor has been held by all the Members of the House for so many days on a single adjournment motion, but with what result? I feel that this House should not indulge in only talking out the problem. I strongly support what my brother Senator Ahmedmian Soomro suggested that the Chair should constitute a committee of this House to go into the pros and cons of this problem. We should take into account the fears of our Sindhi brethern and we should also take into account the other views expressed because there have been speeches in favour of repatriating these unfortunate people from Bangladesh and there have been speeches against their repatriation. One of the fears that emerged, which was common to both types of speeches was that even if they are brought to the other provinces of Pakistan other than Sindh, they will ultimately move to Sindh and particularly to the urban areas of Sindh. This is one thing to which our committee should apply their mind and make concrete proposals that if they are brought then what concrete measures can be taken to prevent them from ultimately moving into the urban areas of Sindh. Secondly, in case the committee comes to the conclusion that they should not be repatriated to Pakistan then what happens to those international agreements we have entered into for their repatriation to Pakistan. As a nation we have made a commitment to them for the last eighteen years that they will be repatriated. So, the committee can in more sober atmosphere go into these details and come up with concrete recommendations and these three days debate would have borne the fruit.

Thank you very much Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: شکریہ جتوئی صاحب آپ کو تین منٹ کا وعدہ کیا گیا تھا۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: نہیں یہ تو ظلم ہے۔

جناب چیئرمین: کافی بحث ہو چکی ہے دونوں طرف سے سارے views آ چکے ہیں۔ آپ کو خصوصی وقت دیا گیا ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب کل اور پرسوں جن معزز حضرات نے اس ایڈجرنمنٹ موشن پر بحث کی ہے ہم سب کے شکر گزار ہیں اور کافی concrete suggestions بھی آئی ہیں بہر حال میں ان کی تفصیل میں نہیں جا رہا۔ کچھ ذاتی باتیں کہی گئیں (1) یہاں پر ایک feeling دی گئی ہے کہ بہاریوں کے خلاف ہم سندھیوں نے کوئی ایڈجرنمنٹ موشن موو کی ہے۔ تو اس طرح کی feeling regarding their repatriation دی گئی ہے جیسے اسلام کے خلاف ہم نے کوئی بات کی ہے جناب ایسی بات نہیں ہے ہم مسلمان ہیں اور نہ پورے برصغیر میں اسلام آیا ہی سندھ سے تھا۔ وہ تو باب الاسلام ہے۔ ہم کیسے اسلام کی مخالفت کر سکتے ہیں ہم نے تو انہیں اپنا بھائی سمجھ کر، ہم میں جب وہ آئے تو ان کو آباد کیا کھلے دل سے بھائی سمجھ کر ان کو آباد کیا ہم ان کے خلاف نہیں ہیں۔ یہاں پروفیسر صاحب نے جو بات کی وہ بڑے سینئر معزز رکن ہیں انہوں نے کہا کہ سندھ کی جو زمینیں تھیں وہ ہندوؤں کو منتقل ہو چکی تھیں۔ جناب میں سمجھتا ہوں ایسی بات نہیں تھی۔ زمینیں mortgage تھی، جس طرح سے بینکوں میں mortgage ہوتی ہیں، اس طرح سے mortgage تھیں کوئی transfer نہیں ہوئی تھیں لیکن وہی زمینیں پھر evacuee property کے حوالے سے ان بھائیوں کو جو انڈیا سے آئے دی گئیں۔ ہم نے اس پر بھی کچھ نہیں کہا۔ جو زمینیں ہمارے آباؤ اجداد کی ہزاروں سالوں سے تھیں، وہ زمینیں mortgage کے حوالے سے گورنمنٹ کے پاس یا کسی private parties کے پاس تھیں وہی زمینیں ان کو دی گئیں، ہم نے اس پر بھی اعتراض نہیں کیا۔

اس کے آگے جناب، میں عرض کرنا چاہتا ہوں آج جناب یہ نفرتیں کیوں ہیں

دواڑھائی لاکھ کا یہ مسئلہ نہیں ہے - یہاں political problems ہیں، ان کو political angle سے دیکھا جائے - جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا کہ اپنے گریبان میں جھانک کر پھر کسی کو نصیحت کریں - اس طرح سے آپ اپنے گریبان میں جھانکیں میں سندھ کا پیدائشی ہو کر آج یہاں کھڑے ہو کر اردو میں تقریر کر سکتا ہوں تو آپ کے کتنے لوگ سندھی میں speech کر سکتے ہیں یہ بھی آپ ذرا دیکھیں - یہ نفرت جو ہوتی ہے، وہ آپ کی جو چیز ایک چلی آ رہی ہے - اس میں آپ کی ظاہر ہوتی ہے - پھر آپ merger کے process میں نہیں گئے - یہی میں نے point raise کیا تھا، پھر جناب طارق چوہدری صاحب نے کل میں سمجھتا ہوں کہ ان کی وفاداری پر تو میں زیادہ نہیں بول سکتا - کیونکہ پتہ نہیں وہ کتنوں کے وفادار رہ چکے ہیں گزرے ہوئے تین سالوں میں پتہ نہیں کہ کتنے بڑے بڑے لوگ ان کو claim کر چکے ہیں اپنی side پر - میں تو صرف اتنا ہی ان کی خدمت میں عرض کر سکتا ہوں کہ ہر آدمی بولتا ہے - - - - -

جناب عالم علی لالیکا :- پوائنٹ آف آرڈر -

جناب چیئرمین :- جی، لالیکا صاحب -

Mian Alam Ali Laleka: I would request the honourable Member through your Sir, that he should not cast aspersions on a person who is not present to defend himself.

Mr. Chairman: Thank you.

جناب اعجاز علی خان جتوئی :- جناب، میں کسی کو ایسے نہیں کہنا چاہتا - بہر حال، شکریہ !-

میں صرف ایک شعر کہتا ہوں اور زیادہ اس پر بات نہیں کر سکتا

ہو ئے تم دوست جس کے
دشمن اس کا آسمان کیوں ہو

جناب چیئرمین :- شکریہ -

جناب اعجاز علی خان جتوئی :- نہیں اس کے علاوہ - میں تھوڑی سی گزارشات اور کرنا چاہتا ہوں -

میں نے ابھی ایک شعر پڑھا ہے

جناب چیئرمین :۔ شعر پر تقریر ختم کی جاتی ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی :۔ سر میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ کل پھر محسن صدیقی صاحب نے کہا میں ۱۹۵۴ میں پیدا ہوا ہوں ۔ یہ جناب بالکل درست ہے ۔ لیکن کیا ۱۹۵۴ میں پیدا ہونے والے یا ۱۹۳۰ میں پیدا ہونے والے پر تاریخ quote کرنے کے متعلق کوئی ban لگی ہوئی ہے ۔ جب آپ یہاں Indian Constitution کو یا British Constitution کو quote کرتے ہیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ آپ سو سال پہلے کب پیدا ہوئے تھے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے ۔ میں ان کی عزت کرتا ہوں لیکن اگر کوئی آدمی جو بعد میں پیدا ہوا ہو اور اس نے history کو دیکھ لیا ہو ، اور اپنے آپ کو جان لیا ہو تو کیا اس کا یہ کوئی قصور ہے کہ اس نے تاریخ کو quote کر دیا ہے ۔ ۱۹۴۰ کے ریزولیوشن کو quote کر دیا ہے جناب والا ! یہ ایک basic document ہے جس پر پاکستان بنا ، اس کے بعد میں ان کو عرض کر دوں اور یہ ان تقاریر کے حوالے سے ہے جو یہاں پر ہوئیں ۔ کہ ہم سندھ والے لوگ بالکل واضح طور پر ان بہاریوں کے مخالف ہیں اور ان بنگالیوں کے مخالف ہیں جو یہاں آتے ہیں اور جو بھی .... illegally کراچی میں یا حیدرآباد میں کہیں enter ہوا ہے ، ان کے مخالف ہیں ، ہم تادم مرگ ان کی مخالفت کریں گے کیونکہ ہمیں وہاں جو response ملا ہے ۔ جناب میں آخری point پر بات کر رہا ہوں ۔ جناب والا اسلام آپ کو یہ نہیں سکھاتا کہ حیدرآباد یا کسی اور سانحہ کے حوالے سے ، جو کہ پچھلے تین سال کا attitude ہے ، کہ آپ ہماری عورتوں کی چھاتیاں کاٹیں جناب میں خدا کو حاضر ناظر ہو کر کہتا ہوں میں کراچی میں اسوقت خود موجود تھا اگر میں جھوٹ بولوں تو خدا مجھے پوچھے ، میں نے اپنی آنکھوں سے ننگی عورتوں کی لاشیں دیکھی ہیں ، کراچی میں پوری فیملیز کی لاشیں میں نے دیکھی ہیں ، اور بھی کتنے ہی لوگوں کی لاشیں دیکھی ہیں ۔ میں جب صابرہ گاؤں میں گیا تو ایم پی اے تھا اور جو منسٹر تھا صوبے

کا میں اس کا نام بھی لیتا ہوں الحاج شمس دین اس کا بیٹا صابر اگاؤں میں تھا جناب جو کہ سندھی گاؤں تھا وہ لوگ وہاں ناچتے رہے اور گولیاں برساتے رہے تاکہ جو بھی باہر نکلے وہ مرتا جائے۔ میں یہ خدا کی قسم کھا کر بولتا ہوں۔ میں کیمپ میں گیا ہوں اور میں قرآن شریف پہ ہاتھ رکھ کر یہ بات کہہ سکتا ہوں وہاں جو عورتیں اور بچے تھے وہ چیختے چلاتے رہے کیا اسلام نے آپ کو یہ سکھایا ہے کہ آپ وہاں کی local population کو اس طرح ماریں اور پھر آپ کہیں کہ جی نہیں۔ ہم تو مسلمان ہیں اور لوگ جو ہیں وہ اسلام کی بنا پہ مخالفت کر رہے ہیں۔ ہم مخالفت کریں گے کرتے رہیں گے جب تک ایک بھی سندھی زندہ ہے ہم مخالفت کرتے رہیں گے جناب والا! positive attitude رکھنا چاہیئے، اسلام نے یہ نہیں سکھایا ہے کہ آپ مسلمانوں کو اس طرح سے قتل کریں مجھے دنیا کی کسی history میں بتا دیں کہ کبھی refugee کو اتنا بڑا status ملا ہو، یہاں پہ refugee services میں یہاں پر refugee politics میں refugee President بن سکتا ہے۔ ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اپ وائنڈ اپ کریں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب، آخری بات کہوں۔

جناب چیئرمین: اب آپ ختم کریں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب مجھے آپ بتائیں کہ امریکن لاء کے مطابق، جو لوگ وہاں migrate ہو کر جاتے ہیں legally ، if he is not a born citizen of that country he cannot contest for the President's election, he cannot contest for any election. لیکن یہاں جو آیا، ہم نے اس کو یہ مقام دیا کہ آپ الیکشن لڑیں، آپ ہمارے لیڈر بنیں، آپ ہمارے جو بھی بننا ہے بنیں، آپ ہمارے الطاف حسین بنیں، لیکن کم از کم یہاں نفرتیں نہیں پھیلائیں، جو کہ خود ۱۹۷۱ء میں ایک گرین کارڈ لیکر یہاں آیا ہے، وہ آج سندھ کی لیڈرشپ ڈیمانڈ کرتا ہے وہ جو شکاگو میں ٹیکسی ڈرائیور تھا۔ وہ جو بہاری تھا بنگلہ دیش میں وہ آج آکر کہتا ہے کہ میں سندھ کی نمائندگی کرتا ہوں میں condemn کرتا ہوں۔ ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ۔ جناب طارق رحیم صاحب ،

خواجہ احمد طارق رحیم : جناب چیئرمین ! جذبات کی رو میں بہہ کر سارے ساتھی تین دن سے اس موضوع پر تقاریر کر رہے ہیں جو دو adjournment motions پیش کی گئیں ، انکے contents کیطرف توجہ کم دی گئی ، میرے سامنے ہیں ، وہ اس طرح سے ہیں ۔

"That the House may be adjourned to discuss a matter of urgent public importance and of recent occurrence regarding arrangements being made of immediate repatriation of Biharis from Bangladesh to Pakistan which move would flood the country with large exodus of population and destroy the country already in deplorable economic conditions."

جناب ! میں یہاں واضح کر دوں ، کوئی ایسا پلان نہیں ہے ، کوئی نہیں ہے اور اگر کسی غلط فہمی کی بنا پر ان کو یہ تاثر ہے کہ اس قسم کا exodus آرہا ہے تو میں یہاں بالکل اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ جو دوسری adjournment motion اس کے ساتھ کی ہے وہ قاضی حسین احمد صاحب کی تھی ، جس کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ ۔

بہاری کیمپوں میں طرح طرح کی مہلک بیماریاں پھوٹ رہی ہیں اور اس کے متعلق کچھ کرنا چاہیئے ۔ اسے فوری طور پر زیر سماعت لایا جائے ۔

اس کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ ہم نے اس کی تحقیقات کی ہیں international جو agencies ہیں UNHCR, ICRC اور رابطہ عالم اسلامی اور ہم نے بنگلہ دیش کی حکومت سے بھی اس کے متعلق پوچھا ہے وہاں پر کوئی specific epidemic نہیں پھیلی ، ان کی یہ بات میں بالکل مانتا ہوں کہ جس قسم کی وہ وہاں زندگی گزار رہے ہیں وہ شاید ایسی زندگی نہیں جس پہ ہم کوئی فخر کر سکیں تو یہ ایک humanitarian angle ہے جس کے متعلق میں بات کرونگا لیکن اس کے متعلق میں یہ کہہ دوں کہ جہاں تک اس adjournment motion کا تعلق ہے کہ وہاں epidemic پھیلی ہوئی ہے اس کا ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے ۔ یہ تو میں واقعاتی طور پہ ان adjournment motions کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں کیونکہ یہاں پہ جذباتی speeches بہت کی گئیں ۔

I want to make it clear here that our Government stand for national interest, stand for national unity. Mr. Chairman, our commitment is to all Pakistanis whether they are in Pakistan or whether they are abroad and I repeat the word "all Pakistanis", I do not wish to go into the legalities, various judgements were quoted here yesterday as to the status of these non-Bangalies. There have been international agreements on this. I do not wish to go into that because that will open another pandora's box. What I wish to state here that let me assure my Sindhi brethern here that this Government is committed constitutionally to safeguard under Article 28 and Article 33 the cultural heritage of all regions of Pakistan. We will not allow, we shall not do anything which will be a threat either to their language or to their culture, be it Sindh, be it Punjab, Frontier or Baluchistan. That is a commitment which is under the Constitution and we *Insha Allah* will follow the Constitution to the letter and spirit.

Coming specifically to this issue there is the background as Mr. Chairman, the House should know in December 1985 a resolution was passed by this very House, unanimously this resolution was passed and that resolution was that:

> "This House expresses its complete sympathy and concern for the Beharis living in makeshift refugee camps in Bangladesh and recommends to the Government to make effective arrangements for their early repatriation and permanent rehabilitation in Pakistan"

I do not want to comment that the present adjournment motion to what extent is a contradiction to the resolution which was passed by this House in December 1985. I do not want to go into that but Mr. Chairman, you will understand this that the present adjournment motion, as you go into it, as I said, it is factually incorrect even if it was not, even if the Beharis or the non-Bangalies were coming into Pakistan. Then, I suppose we were following the very resolution which had been passed by this very august House in 1985. The background of the repatriation Mr. Chairman, is based on the Delhi Agreement and a tripartite agreement because in our great emotioanlism we have forgotton what are our legal obligations, what has been done, what is likely to be done, what this Government is committed to do because this Government is in continuation. What arrangements had been made, were that in the Delhi Agreement we

had categorized on three categories Mr. Chairman; one was that persons of West Pakistan origin will be brought in the 1st phase, then Central Government employees and their familieis who were working in East Pakistan and who found themselves stranded there, were living here, will be brought in. The rationale, the logic was very simple because their return to Pakistan will not be a burden on our economy because they will be absorbed in their parent departments in Pakistan. The third category was; members of divided families and then twenty five thousand persons who had been dubbed as collaborators by the Government of Bangladesh. These were fulfilled and only 463 persons were left from these categories and necessary arrangements are being made for their repatriation. Question of paucity of funds was there. Question of determining their status was there and that is underway.

The second element is that two lac fifty thousand or one lac seventy five thousand or two hundred thousand who are still there, are supposed to be coming in. On that let me state here in 1988 we had entered into an agreement, the Govt. of Pakistan with Rabita-Alam-e-Islami to be more specific a 'Trust Deed' was signed on 9th July 1988 which would provide a mechanism which would provide a mode and manner in how the financial implications would be undertaken to have the repatriation of these non-Bangalies living in Bangladesh. May I say Mr. Chairman, that if I go through the objects of that very 'Trust Deed' it very clearly says;

> "That transportation and rehabilitation of stranded Pakistanis will start as soon as an amount equivalent to half of the estimated cost of the project has been collected."

I wish to assure the House that we abide by what has been agreed upon. We will go through this repatriation as and when the very requirements which have been there are fulfilled. We are not running from our liability but let me also say this thing that there will be no burden on our economy. Whatever will be done, will be done keeping in view the national interest and keeping in view the sentiments which have not only been expressed in this House but which have also been expressed outside this House and in the National Assembly. Mr. Chairman, I have with great attention taken down the points which have been raised before this House. I have also had a proposal that a Senate committee be formed but let me assure you Mr. Chairman, all these views will be presented to my Government. All what

have been expressed here will be taken into consideration when this Government will decide as to how to implement obligations which this Government has under the various agreements. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: That concludes the debate on the adjournment motions I will now read the propogation order.

"In exercise of the power conferred by Clause 3 of Article 54 read with Article 61 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on 16th February, 1989.

Sd/—
(WASIM SAJJAD
Chairman

(Then, the Senate was prorogued)

PCPPK–Litho/2758(88-89) Senate–6-6-1991–300.